اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ

القران الحکیم ۲:۲۵۸

النّور آن لائن

Al-Nur Online, USA

امان ۱۴۰۱ ہش
مارچ ۲۰۲۲ء

(تذکرہ صفحہ ۴۲۸)

(ترجمہ از مرتّب) یاد کر میری نعمت کو جو تجھ پر کی ۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگایا۔

AHMADIYYA
MUSLIM COMMUNITY
United States of America

Muslims who believe in the Messiah
Mirza Ghulam Ahmad[as] of Qadian

ریاستہائے متحدہ امریکہ

النور آن لائن

Al-Nur Online USA

جلد نمبر 1 امان 1401 ہش — مارچ 2022ء — رجب تا شعبان 1443 ہجری شمارہ نمبر 5

اس شمارہ میں

نگران: ڈاکٹر مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ: اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ: انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

انچارج اردو ڈیسک: احمد مبارک، محمد اسلام بھٹی

مدیر اعلیٰ: امۃ الباری ناصر

مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین: صاحبزادہ جمیل لطیف، صادق باجوہ، لطیف احمد، ڈاکٹر محمود احمد ناگی، قدرت اللہ ایاز

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ۝
ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡہِمۡ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ ٭
وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ۝
وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡہُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِہِمۡ ؕ وَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ۝ (سورۃ الجمعۃ : 2-4)

اردو ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

اللہ ہی کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ قدّوس ہے۔ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

حدیثِ مبارکہ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا قَرَأَ: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعۃ:3) قالَ رَجُلٌ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قالَ: وَفِيْنَا سَلْمَانُ الفَارِسِيُّ قالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ۔ (مسلم کتاب الفضائل الصحابۃ باب فضل فارس4605)(حدیقۃ الصالحین صفحہ 755)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی جب آپ نے اس کی آیت وَآخَرِينَ منهمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے' تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہ سوال دوہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا کہ اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آخری زمانہ کا علم دیا گیا تھا۔ آپ نے اس علم کے موافق دو بروزوں کی خبر دی تھی... حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بروز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اسی لئے مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا (البقرہ:136)۔ اس میں یہی سرّ ہے۔ ابراہیمؑ دو اڑھائی ہزار سال کے بعد عبداللہ کے گھر میں ظاہر ہوا۔

غرض بُروز کا مذہب ایک متفق علیہ مسئلہ ظہورات کا ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے کے واسطے خبر دی تھی کہ اس وقت دو رنگ کے فتنے ہوں گے۔ ایک اندرونی۔ دوسرا بیرونی۔ اندرونی فتنہ یہ ہوگا کہ مسلمان سچی ہدایت پر قائم نہ رہیں گے اور شیطانی عمل دخل کے نیچے آجائیں گے۔ قمار بازی، زناکاری، شراب خوری اور ہر قسم کے فسق وفجور میں مبتلا ہو کر حدود اللہ سے نکل جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی نواہی کی پرواہ نہ کریں گے۔ صوم وصلوٰۃ کو ترک کر دیویں گے اور امر الٰہی کی بے حرمتی کی جائے گی اور قرآنی احکام کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کیا جائے گا۔ بیرونی فتنہ یہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پہ افتراء کئے جائیں گے۔ اور ہر قسم کے دل آزار حملوں سے اسلام کی توہین اور تخریب کی کوشش کی جاوے گی۔ مسیح کی خدائی کو منوانے کے لئے اور اس کی صلیبی لعنت پر ایمان لانے کے واسطے ہر قسم کے حیلے اور تدابیر عمل میں لائی جاویں گی۔ غرض ان دونوں اندرونی اور بیرونی عظیم الشان فتنوں کی اصلاح کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ ہی یہ بشارت ملی کہ ایک شخص آپ کی اُمّت میں سے مبعوث کیا جاوے گا، جو بیرونی فتنہ اور صلیبی مذہب کی حقیقت کو توڑ دینے والا ہوگا اور اسی لحاظ سے وہ مسیح ابن مریم ہوگا اور اندرونی تفرقوں اور بے راہیوں کو دور کر کے ہدایت کی سچی راہ پر قائم کرے گا اس لئے مہدی کہلائے گا۔ اسی بشارت کی طرف وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ میں بھی اشارہ ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 443-445۔ آن لائن ایڈیشن1984ء)

انتخاب از منظوم کلام امام الزمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمتگذار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے میرے حاجت برار

اے مرے یارِ یگانہ اے مرے جاں کی پنہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

اے فدا ہو تیری رہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار

ابتدا سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثلِ طفلِ شیر خوار

نسلِ انساں میں نہیں دیکھی وفا جو تجھ میں ہے
تیرے بن دیکھا نہیں کوئی بھی یارِ غمگسار

لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول
میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روزِ قیامت ہو شمار

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امامِ کامگار

ملّت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بِنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفٰے
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اِک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

(دُرِّ ثمین اردو)

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور سال نو 2022ء کے لئے دعائیں

31؍دسمبر 2021ء بمطابق 31؍فتح 1400 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے

- ’’حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے صدق اور وفا کا وہ نمونہ دکھلایا جو ابد الآباد تک کے لئے نمونہ رہے گا‘‘(حضرت اقدس مسیح موعودؑ)
- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔
- مدینہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے آپؐ نے مکہ پر آخری نظر ڈالی اور حسرت کے ساتھ شہر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے مکہ کی بستی! تُو مجھے سب جگہوں سے زیادہ عزیز ہے مگر تیرے لوگ مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔ اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے بھی نہایت افسوس کے ساتھ کہا: اِن لوگوں نے اپنے نبی کو نکالا ہے اب یہ ضرور ہلاک ہوں گے۔
- مکرم ملک فاروق احمد کھوکھر صاحب سابق امیر ضلع ملتان، مکرم رحمت اللہ صاحب انڈونیشیا اور مکرم الحاج عبد الحمید ٹاک صاحب یاری پورہ کشمیر کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔ (https://www.alislam.org/urdu/khutba/2021-12-31/)

انفاق فی سبیل اللہ اور وقف جدید 2022ء

07؍جنوری 2022ء بمطابق 07؍صلح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے

- اللہ تعالیٰ کی ہمارے ہر عمل پر نظر ہے پس اس مقصد کو ہمیں ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیے کہ جو کام بھی ہم نے کرنا ہے اس کی رضا کی خاطر کرنا ہے۔ اگر یہ سوچ بن جائے تو پھر ہی انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا حقیقی وارث ٹھہرتا ہے۔
- تحریکِ وقفِ جدید کے چونسٹھ ویں سال کے دوران جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے ایک کروڑ بارہ لاکھ ستہتر ہزار پاؤنڈ کی بے مثال قربانی۔
- اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کا حال جانتا ہے ہماری نیتوں کو جانتا ہے اس لیے وہ یہ نہیں دیکھتا کہ کسی نے بڑی قربانی کی ہے یا چھوٹی۔ بڑی رقم دی ہے یا تھوڑی بلکہ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کے مطابق اجر دیتا ہے۔
- کون ہے جو آج اس جماعت کے بارے میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ خدائی وعدوں کے مطابق قائم ہوئی ہے یہ کہہ سکے کہ یہ کمزور ہو رہی ہے۔ یہ جماعت تو قائم ہی پھلنے پھولنے اور بڑھنے کے لیے ہوئی ہے اور دشمنوں کا کوئی وار بھی اس کا بال بیکا نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پھل پھول رہی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے فضل کے بہت سے واقعات ہیں اللہ تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا فرما رہا ہے اور غیب سے مدد بھی فرماتا ہے اور فرمائے گا انشاء اللہ۔ ہمیں تو وہ موقع دیتا ہے کہ اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس کی راہ میں خرچ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔
- وقفِ جدید کے پینسٹھ ویں سال کے آغاز کا اعلان، چندے کے مصارف اور دنیا بھر میں بسنے والے احمدیوں کی قربانی کے واقعات کا عمومی تذکرہ۔

https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-01-07/

حضرت ابو بکر صدیقؓ

14؍جنوری 2022ء بمطابق 14؍صلح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے

- کبھی ایسا بھی ہوتا کہ راہ گزرتے ہوئے کئی دوسرے قافلے والے جو کہ حضرت ابو بکرؓ کو ان کے اکثر تجارتی سفروں کی وجہ سے انہی جگہوں پر دیکھ چکے

تھے، پوچھتے کہ آپؐ کے ساتھ یہ کون ہے؟ تو آپؓ کہہ دیتے کہ...

هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ۔ یہ شخص مجھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔
- آپؐ نے اسے فرمایا۔ سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہو گا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہوں گے؟ سراقہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ کسریٰ بن ہُرمز شہنشاہِ ایران؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سراقہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں عرب کے صحرا کا ایک بدوی اور کہاں کسریٰ شہنشاہِ ایران کے کنگن۔ مگر قدرتِ حق کا تماشا دیکھو کہ جب حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو کسریٰ کے کنگن بھی غنیمت کے مال کے ساتھ مدینہ میں آئے۔ حضرت عمرؓ نے سراقہ کو بلایا جو فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو چکا تھا اور اپنے سامنے اس کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن جو بیش قیمت جواہرات سے لدے ہوئے تھے پہنائے۔
- آٹھ دن سفر کرتے ہوئے خدائی نصرتوں کے ساتھ آخر کار پیر کے دن آپؐ مدینہ کے راستے قُبا پہنچ گئے۔ حدیث میں ہے کہ پیر کے دن آپؐ پیدا ہوئے۔ پیر کے دن مکہ سے نکلے اور پیر کے دن مدینہ پہنچے اور پیر کے دن آپؐ کی وفات ہوئی۔
- جب صبح ہوئی تو بُرَیدَہ نے کہا یا رسول اللہؐ! مدینہ میں آپؐ کا داخلہ ایک جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ پھر اس نے اپنا عمامہ سر سے اتارا اور اسے اپنے نیزے پر باندھ دیا اور آپؐ کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ مسلمان مدینہ میں داخل ہو گئے۔
- دعا کریں باقی اسیران کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔
- مکرم چودھری اصغر علی کلار صاحب مرحوم اسیر راہِ مولیٰ، مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب کارکن وکالت علیا ربوہ اور مکرم کرنل ریٹائرڈ ڈاکٹر عبد الخالق صاحب سابق ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

/https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-01-14

حضرت ابو بکر صدیقؓ

21/ جنوری 2022ء بمطابق 21/ صلح 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

- خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہو گی۔ (الحدیث)
- آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد صدیقِ اکبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ۔
- مدینہ پہنچنے کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ فرمائی۔
- تاریخ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صحابہ میں دو مرتبہ مؤاخات قائم فرمائی۔ ایک دفعہ ہجرت سے پہلے مکّہ میں اور دوسری دفعہ مدینہ میں۔
- غزوۂ بدر کے لیے روانگی کے وقت صحابہ کے پاس ستر اونٹ تھے اس لیے ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے لیے مقرر کیا اور ہر ایک باری باری سوار ہوتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔
- حضرت ابو بکرؓ سائبان میں ننگی تلوار سونت کر آپؐ کے پاس حفاظت کے لئے کھڑے رہے ”اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر خدا کے حضور گریہ وزاری سے دعائیں کیں اور لکھا ہے کہ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے باقی سب لوگ باری باری اپنی نیند سو لئے۔“

/https://www.alislam.org/urdu/khutba/2022-01-21

کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے رہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے
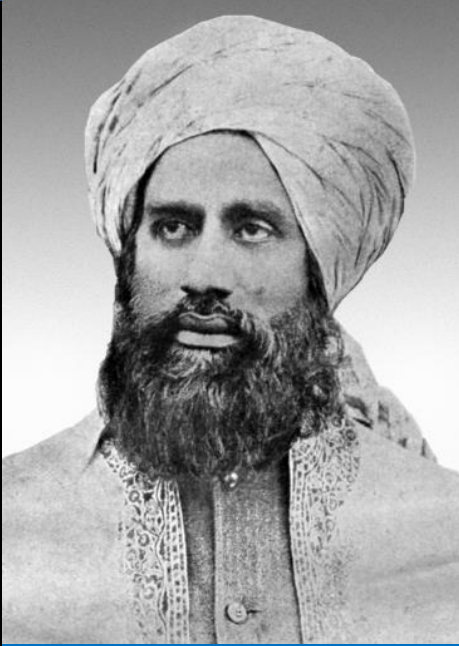
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا

”کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے رہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقع پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے۔

اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔ آمین ثم آمین“

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 277)

آئندہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

حضرت صاحبؑ نے آئندہ کے لئے پیشگوئی فرمائی ہے کہ آئندہ آپؑ ہی کا سلسلہ رہ جائے گا اور باقی فرقے بالکل کم تعداد اور کم حیثیت رہ جائیں گے اور ... ان کو اپنی کثرت پر گھمنڈ ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ ان کی کثرت کو قلت سے بدل دیا جائے گا اور ان کی کثرت کو چھین کر خدا کے پیارے کو دی جائے گی اور وہ قلت جو آج ہمارے لئے قابل ذلت خیال کی جاتی ہے کل ان کو ذلیل کرے گی۔ ہم تھوڑے ہیں لیکن وہ یاد رکھیں زمانہ ختم نہیں ہوگا اور قیامت نہیں آئے گی جب تک حضرت مرزا صاحبؑ کے ماننے والے ساری دنیا پر نہ پھیل جائیں۔ یورپ میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ امریکہ میں احمدیت ہوگی، چین و جاپان، عرب و ایران و شام غرض ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ ان سب ممالک کو خدا کا کلام سنایا جائے گا اور ایک دن وہ ہوگا کہ خدا کا سورج احمدیوں ہی احمدیوں پر چڑھے گا۔ حضرت مرزا صاحبؑ کی پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہونگی۔ یہ تو عام پیشگوئی ہے لیکن ایک ملک کے متعلق ایک خاص پیشگوئی بھی ہے جو میں سناتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے کہ ”زار روس کا عصا مجھے دیا گیا“ اور امیر بخارا کی کمان آپ کو ملی۔

(مفہوماً تذکرہ صفحہ 458 ایڈیشن چہارم)(تذکار مہدی صفحہ 799)

يَنْصُرُ كَ رِجَالٌ نُوْحِىٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور حکم دیا کہ اُٹھ اور ساری دنیا میں میری توحید کو قائم کر اور دنیا کے تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ کو ثابت کرنے کیلئے کوشش میں لگ جا اور دنیا کے ہر ملک اور قوم تک اسلام کا پیغام پہنچا تو اس اہم اور وسیع ذمہ داری کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ اپنے ربّ کے حضور جھکے اور بڑے عجز اور گریہ وزاری کے ساتھ آپ نے اپنے ربّ کو پکارا اور کہا کہ اتنا اہم اور اتنا وسیع کام اکیلے مجھ سے تو نہ ہو سکے گا۔ اس لئے میری درخواست ہے کہ تو اپنی طرف سے مجھے انصار دے تا تیری شریعت اور احکام کو اس دنیا میں قائم رکھا جاسکے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وعدہ دیا یَنْصُرُ كَ رِجَالٌ نُوْحِىٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ"

(براہین احمدیہ حصہ سوم صفحہ 238)(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 28")

'...اگر تمہارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں تو ...

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا

'...اگر تمہارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں تو لازماً یقین کر لو کہ خدا تمہارے دل میں اتر رہا ہے... اللہ کا اترنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب رنگ سے بیان فرمایا ہے اور ایک عارف باللہ کے سوا ان مضامین کو کوئی دوسرا شخص بیان نہیں کر سکتا۔ صاحب تجربہ ہی ہے جو بیان کر سکتا ہے۔ فرمایا۔"اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے"اب یہ فقرہ سنتے ہی انسان گھبرا جاتا ہے کہ خدا کیسے تبدیلی کرتا ہے۔ فوری طور پر جواب دیا"اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں"۔ تبدیل نہیں ہوسکتے۔"مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی"۔ جس نے خدا کے لئے جتنی تبدیلی اپنی فطرتوں اور عادتوں میں پیدا کی اللہ تعالیٰ اسی نسبت سے اس پر اترتا ہے اور وہ خدا کو اسی حد تک دیکھ سکتا ہے جس حد تک اس نے خدا کو دیکھنے کے لئے اپنے آپ کو قابل رشک بنایا ہے۔ پس اگرچہ خدا کی صفات میں تبدیلی نہیں لیکن اپنے بندے کے لئے اس کے کوزے کے مطابق، اس کے ظرف کے مطابق ڈھلتا چلا جاتا ہے..."

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ 26مارچ 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے ’سرائے ناصر‘ کا افتتاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے گیسٹ ہاؤس ’سرائے ناصر‘ واقع فارنہم سرے یوکے میں تشریف لا کر اپنے دستِ مبارک سے اس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 فروری 2022ء کو اسلام آباد سے گیارہ بج کر پچاس منٹ پر روانہ ہو کر اندازاً 5 میل کا فاصلہ طے کرتے ہوئے بارہ بج کر 11 منٹ پر سرائے ناصر تشریف لائے جہاں محترم ڈاکٹر اعجاز الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصاراللہ برطانیہ، محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ برائے صف دوم، اکثر ممبران نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ برطانیہ اور محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ برطانیہ نے اپنے پیارے امام کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حضورِ انور نے موٹر سے اتر کر افتتاحی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور پھر دعا کروائی۔ بعد ازاں حضورِ انور معائنہ کی غرض سے سرائے ناصر کی عمارت کے اندر تشریف لے گئے۔

سب سے پہلے حضور انور عمارت کے عقب میں واقع کمرہ برائے نماز اور دفتر میں تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں گیسٹ ہاؤس کی عمارت میں رونق افروز ہوئے اور نیچے کی منزل میں کمروں کا معائنہ فرمانے کے بعد سوا بارہ بجے کے کچھ بعد عقبی باغیچے میں تشریف لے گئے۔ دوران معائنہ حضور انور محترم صدر صاحب انصار اللہ سے مختلف امور کے متعلق استفسار فرماتے رہے۔ اس دوران عمارت سے ایک جگہ پانی leak ہوتا دیکھ کر حضور انور نے محترم صدر صاحب انصار اللہ کو اس جانب توجہ دلائی۔

معائنہ کے دوران حضور انور کی فراست کی ایک مثال اس طرح دیکھنے کو ملی کہ حضورِ انور نے گیسٹ ہاؤس کی تزئین و آرائش کو پسند فرماتے ہوئے فرمایا کہ لگتا ہے کہ کسی خاتون کا اس کی تزئین و آرائش میں کچھ حصہ ہے۔ بعد میں حضور انور کے استفسار پر قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ ان کی اہلیہ کو بھی گیسٹ ہاؤس کی تزئین و آرائش کے لیے متعدد مرتبہ یہاں آنے اور اشیاء کی خریداری وغیرہ میں معاونت کی توفیق ملی ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے عمارت کی دوسری منزل کا معائنہ فرمایا۔ حضورِ انور نے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ کو ہدایت دی کہ ہر کمرے میں ٹیلیویژن اور سلیپرز وغیرہ رکھے جائیں۔ نیز ازراہِ شفقت اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اب یہاں بھی مہمان قیام پذیر ہونا شروع ہو سکیں گے۔ 12 بج کر 24 منٹ پر حضور انور لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مجلس انصار اللہ کی طرف سے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ ملحقہ کچن ڈائننگ میں دیگر ممبران قافلہ و مہمانانِ گرامی کے لیے بھی ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔ اس پُر مسرت موقع پر مہمانوں کی سبز چائے، سموسوں، مچھلی اور دیگر لوازمات سے تواضع کی گئی۔ مکرم مظفر حسین صاحب ایڈیشنل قائد ایثار نے دیگر انصار بھائیوں کے ساتھ مل کر خود تمام ریفریشمنٹ تیار کی۔

حضورِ انور معائنہ مکمل فرما کر بارہ بجکر 48 منٹ پر گیسٹ ہاؤس سے نکل کر موٹر میں رونق افروز ہوئے اور بارہ بجکر پچاس منٹ پر قافلہ اسلام آباد کے لیے روانہ ہو کر کچھ دیر بعد بخیر و عافیت اسلام آباد پہنچ گیا۔ الحمدللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 8 فروری 2022ء)

غلام احمد کی جے

(وحیِ مقدس حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام)

زائِن کمپلیکس اور مسجد فتحِ عظیم کا سنگِ بنیاد

ڈاکٹر محمود احمد ناگی

صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ مسجد فتحِ عظیم زائن الّنائے کی سنگِ بنیاد کے موقع پر مہمانوں کے ساتھ

ڈاکٹر الیگزانڈر ڈوئی یا ڈاوی (Dr. Alexander Dowie) نے امریکی ریاست الّنائے (Illinois) میں زائِن (Zion) شہر تعمیر کروایا۔ ڈوئی اسلام کے بدترین دشمنوں میں سے تھا۔ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اسے للکارا اور مباہلہ کا چیلنج دیا، "جو جھوٹا ہے وہ دوسرے کی زندگی میں مر جائے۔" ڈاکٹر ڈوئی نے اپنے جاری کردہ جریدہ لیوز آف ہیلنگز (Leaves of Healing) میں فروری 1903ء کی اشاعت میں لکھا:

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے۔ اے خدا! میری دعا کو سن۔ اے خدا، اسلام کو نیست و نابود کر دے۔"

حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی مباہلے کی دعا کے نتیجے میں ڈاکٹر ڈوئی 1907ء میں ایک اذیت ناک بیماری میں مبتلا ہو کر اُنسٹھ برس کی عمر میں ہلاک ہوا۔ سچائی کا بول بالا ہوا۔ ایوننگ امریکن شکاگو (Evening American Chicago) نے 9 مارچ 1907ء کی اشاعت میں ڈاکٹر ڈوئی کی کہانی کے خلاصہ کو مندرجہ ذیل الفاظ میں قلم بند کیا:

فتحِ عظیم اور المناک ناکامی نے ڈاکٹر ڈوئی کی زندگی کو داغدار کیا۔ اس نے چند بڑے کام انجام دیئے لیکن اس کے برعکس بدنامی کا باعث بننے والے کام اچھے کاموں سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اس نے ایک عقیدہ روشناس کرایا لیکن ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اس نے ایک شہر بسایا اور وہ اُسی شہر سے دربدر کیا گیا۔ اس نے لاکھوں ڈالر کی جائیدادیں بنائیں لیکن وہ شخص غربت کے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ طاقت کے نشہ نے جو قوّت اسے بخشی اسی نے ہی اسے خوار کیا۔ اس کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں تھی لیکن جب وہ لقمۂ اجل بنا تو سوائے چند وفاداروں کے سب اسے چھوڑ گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والے اب اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے لئے زائن شہر میں ایک عظیم الشان کمپلیکس تعمیر کر رہے ہیں۔ اس جگہ پر ایک مسجد تعمیر ہو گی جس کا نام "مسجد فتحِ عظیم" رکھا گیا ہے۔ اس کمپلیکس کے سنگِ بنیاد کی تقریب مورخہ 10 جولائی 2021ء کو بڑے جاہ و جلال کے ساتھ منعقد ہوئی۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ مارچ 2022ء تک پائے تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ یہ منصوبہ 8 ایکٹر اراضی پر مشتمل ہے اور لیواِس ایونیو (Lewis Avenue) اور ستائیس سٹریٹ (27^{th} Street) پر واقع ہے۔ اس منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 50 لاکھ ڈالر لگایا گیا ہے۔ عمارت کا ڈیزائن جدید اور روایتی طرزِ تعمیر کا شہکار ہو گا۔ جو عمارتیں تعمیر ہوں گی ان کا رقبہ تقریباً 13000 مربع فٹ ہو گا۔ مرکزی جگہ پر نماز کے لئے ایک بڑا ہال اور کمیونٹی روم (Community Room) بنے گا جبکہ باورچی خانہ تہ خانے میں بنے گا۔ اسلامی طرز کا ایک مینار اس کمپلیکس کی شان کو دوبالا کر دے گا۔ تمام عمارتیں تین ایکٹر رقبہ پر محیط ہوں گی جبکہ بقیّہ سات ایکٹر اراضی دوسرے کاموں کے لئے استعمال ہو گی۔ کافی بڑا حصہ گرین ایریا (Green Area) ہو گا۔ اس کے علاوہ اس کمپلیکس کا ایک ضروری جزو ایک نمائش ہال کی تعمیر ہے۔ جس میں تاریخی نوعیت کی دستاویز اور تصاویر کا اہتمام کیا جائے گا۔ یہ قیمتی نوادرات امریکی تاریخِ احمدیت کو اجاگر کریں گے۔

سنگِ بنیاد کی تقریب زائن بینٹن ٹاؤن شپ سکول (Zion Benton Township School) میں منعقد ہوئی جس میں جماعت احمدیہ کے سرکردہ عہدیدار، کانگرس کے چند شرکاء، کاؤنٹی (County) کے مقتدر اربابِ اختیار اور مقامی قانون نافذ کرنے والے احباب خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔

زائن شہر کے میئر بلی میکینی (Billy McKinney) نے تقریب کے آغاز میں سپاس نامہ پیش کیا۔

امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اس تقریب کے روحِ رواں اور کلیدی مقرر تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا:

"اسلام میں مسجد کا مقام صرف خدا کے گھر کا ہی نہیں جہاں مسلمان باجماعت عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں بلکہ یہ جگہ امن و سلامتی اور اسلامی اخوّت کے لئے مخصوص ہے۔ یہ مسجد احمدیہ جماعت زائن کو ایک خدائے واحد کی پرستش کی ذمّہ داری اور اس کی مخلوق کی دیکھ بھال کی یاد دلاتی رہے گی۔"

دوسرے احمدی شرکاء نے بھی دوستی، امن اور سلامتی کا پیغام دیا۔

ظہرانے کے بعد کئی مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد احباب نے کمپلیکس اور مسجد کی بنیادوں میں اینٹیں رکھیں۔ تقریب کے آخر میں جماعت احمدیہ زائن کے صدر مکرم ابو بکر نے اپنی ٹیم کے احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انتھک محنت سے اس منصوبے کے لئے دن رات کام کیا۔

نوٹ: سنگِ بنیاد کی تقریب کی اعلیٰ تصاویر مندرجہ ذیل لنک پر ملاحظہ فرمائیں۔

https://www.ahmadiyyagallery.org/Mosques/Foundation-Stone-Ceremony-for-The-Zion-Mosque/

ایک احمدی بچہ مسجد فتحِ عظیم کی بنیاد میں اینٹ رکھ رہا ہے۔

ذواتُ الخمار پر مذہبِ اسلام کا عظیم الشان احسان
زیورِ تعلیم سے آراستگی

امۃ الباری ناصر

سب انبیائے کرام کو خدائے رحمان نے خود تعلیم دے کر انسانوں کی تعلیم و تربیت کا کام سونپا۔

تخلیقِ آدم کے ساتھ ہی تعلیمِ آدم کا سلسلہ جاری ہوا

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (البقرہ:32)

اور اس نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے کلام الٰہی کا آغاز فرمایا تو پہلا لفظ ہی اقراء (پڑھ) تھا۔

پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے زیادہ معزز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (العلق)

پھر علم حاصل کرنے اور اس میں اضافہ کرتے رہنے کے لیے دعا کرتے رہنے کا ارشاد فرمایا

قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115)

یہ دعا مانگتے رہو کہ اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے توسط سے یہ حکم سب کے لیے ہے۔ آپؐ الٰہی احکامات پر سب سے زیادہ صدق سے عمل فرماتے تھے۔ آپؐ نے علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض قرار دیا

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

(المعجم الاوسط)

اوامر و نواہی کے احکام میں بالعموم صیغہ مذکر استعمال ہوتا ہے جس میں مرد و زن دونوں شامل ہوتے ہیں۔ اس حدیث میں خاص طور پر 'مسلمان عورت' کا الگ سے ذکر فرمایا گیا ہے۔ جس سے عورتوں کو خاص طور پر تاکید کی گئی ہے۔

آنحضور ﷺ نے عورتوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔ اور توجہ دینے کی ہدایت فرمائی۔ زمانہ جاہلیت میں طبقۂ اناث کو کم تر مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ اسلامی نظام میں ایک نیا معاشرہ تشکیل پا رہا تھا اس میں تعلیم یافتہ عورت کے اہم کردار کا ادراک آپ ﷺ سے بڑھ کر کس کو ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اس کے لیے آپ ﷺ نے عملی کوشش کی۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک دن مقرر کیا ہوا تھا۔ حدیثِ مبارکہ ہے کہ

"ایک مرتبہ عورتوں نے آپؐ سے عرض کیا مرد ہم سے فوقیت لے گئے ہیں (زیادہ استفادہ کر سکتے ہیں) ہمارے لیے کوئی خاص دن مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے ان سے ایک دن مقرر کر لیا اور انہیں شرع کے احکام بتاتے اور ان کے سوالات کے جواب دیتے)" (صحیح بخاری کتاب العلم باب 12)

اللہ پاک نے ان طالبات علم کو ارشاد فرمایا

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ (الاحزاب :35)

اور یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔

اس طرح اس نعمت کا شکر ادا کرو جو نبیؐ کے گھر میں نبیؐ کی تربیت میں رہنے کے نتیجے میں سعادت پائی ہے۔

بالعموم عورتوں کو مرد کے مقابلے میں ناقص العقل یعنی ذہنی صلاحیتوں میں کم تر سمجھا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی تعلیم سے یہ تاثر دور ہوا اور ثابت ہوا کہ اگر عورتوں کی استعدادوں کو ابھارا جائے تو وہ بعض لحاظ سے مردوں پر بھی غالب آجاتی ہیں۔ امہات المومنینؓ میں اس تعلیم و تربیت کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ اس کی پہلی مثال حضرت عائشہؓ ہیں جو آپؐ سے براہِ راست علم حاصل کر کے آگے اُمت کی معلمہ بنیں۔ آپؐ کو ان کی صلاحیتوں پر بڑا بھروسا تھا۔

كَانَتْ عائِشَةُ افقهَ الناسِ واَعْلَم الناسِ واَحسنَ الناسِ راياً فى العامةِ (الاصابہ۔حضرت عائشہؓ)

یعنی حضرت عائشہؓ لوگوں میں سب سے زیادہ دینی فہم رکھنے والی، سب سے زیادہ علم کی مالک اور روزمرہ کے امور میں سب سے اچھی رائے دینے والی تھیں۔

اور حضرت عائشہؓ کے علم کی دوسری عورتوں کے علم پر فضیلت کے بارے میں فرمایا:

"اگر امت کی عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہؓ کا علم ان تمام عورتوں سے بڑھ جائے "(مَجْمَعُ الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع فیما یقی من فضلھا، 9/289، حدیث:15318)

آپؓ کے علم و فضل اور تفقہ فی الدین کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے صحابہؓ بھی آپؓ کی طرف رجوع کرتے۔ آپؓ سے فیض حاصل کرتے اور آپؓ سے فتویٰ پوچھتے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہؓ کو کوئی مشکل ایسی پیش نہیں آئی کہ اس کا حل حضرت عائشہؓ کے پاس نہ مل گیا ہو۔(ترمذی ابواب المناقب باب فضل عائشہؓ)

حضرت عائشہ بنت طلحہؓ کی روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہؓ سے خط لکھ کر بھی سوالات پوچھتے تھے جن کے جواب وہ ان سے لکھواتی تھیں۔(بخاری۔ ادب المفرد 1:382)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں:

"میں نے عائشہؓ سے بڑھ کر علم قرآن رکھنے والا۔ حلال حرام کا عالم۔ علم فقہ۔ شعر و ادب۔ طب کا ماہر۔ تاریخِ عرب اور علم الانساب کا عالم کوئی نہیں دیکھا"(زرقانی ذکر الازواج۔ حضرت عائشہؓ)

حضرت عائشہؓ سے 2102/ احادیث مروی ہیں تعداد کے لحاظ سے احادیث روایت کرنے والوں میں آپؓ کا چوتھا نمبر ہے پہلے تین مرد راوی ہیں۔

فرمایا:

نصف دین عائشہؓ سے سیکھو

حضرت عائشہؓ کے فہم قرآن کی مثال نہیں۔ علم دین کے بہت سے مسائل آپؓ کے آنحضور ﷺ سے استفسار کرنے سے واضح ہوئے۔ خاص طور پر عورتوں کے روزمرہ کے مسائل پر آپؓ کی رائے کو سب پر فضیلت حاصل ہے۔ فصاحت و بلاغت میں بھی کمال حاصل تھا۔ سب سے حسین مثال آپؓ کا اس سوال کا جواب ہے جب آپؓ سے پوچھا گیا کیا آپ آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کچھ بتاسکتی ہیں۔ اس کا جواب آپؓ نے صرف ایک جملے سے دیا

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن

(الجزء الاول فی کتاب الطبقات الکبیر القسم الثانی ص 89)

محمد ﷺ اور قرآن ایک سیپ کے دو موتی ہیں۔ ایک ہی چیز کے دو نام۔ ایک کو دیکھو یا دوسرے کو ایک ہی تصویر نظر آئے گی۔ کیا خوب صورت جواب ہے صرف وہی یہ بات کہہ سکتا ہے جو دونوں کو باریک نظر سے بہ تمام و کمال جان چکا ہو پہچان چکا ہو۔ سیرت و سوانح کی ساری کتب ایک طرف اور یہ ایک جملہ ایک طرف رکھیں تو یہ آپ ﷺ کی تصویر کشی میں سب پر بھاری ہے۔

آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ اور تعلیم و تربیت سے محترم امہات المومنینؓ اور بعض دوسری خواتین قرآن پاک کے پیغام کی گہری فہم و فراست رکھتی تھیں۔

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر فاروقؓ ایک صحابیہ شفا بنت عبد اللہؓ سے لکھنا پڑھنا سیکھ رہی تھیں (ابو داؤد کتاب الطب ماجاء فی الرقی)۔ آنحضور ﷺ سے شادی ہوئی تو آپ ﷺ نے تعلیم جاری رکھنا پسند فرمایا بلکہ شفا سے فرمایا:

"انہیں تحریر و خط کی باریکی اور صفائی اور نوک پلک بھی اسی طرح سکھا دو جس طرح انہیں لکھنا سکھایا ہے"

(اسلام اور تربیت اولاد جلد 1 صفحہ 285)

حضرت حفصہؓ نزولِ وحی کے وقت بعض آیات لکھ لیتی تھیں۔ یہ اعزاز بھی آپؓ کو حاصل ہے کہ آنحضرت ﷺ جو قرآن پاک لکھوایا کرتے تھے اس کی تختیاں آپؓ کے پاس رکھوا دی جاتیں جو آپؓ بہت حفاظت اور پیار سے رکھتیں اور ساتھ ساتھ حفظ کر لیتیں۔(فتح الباری جلد 9 صفحہ 747)

ام المومنین حضرت ام سلمہؓ بھی پڑھنا جانتی تھیں۔ مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کا شوق رکھتی تھیں۔ آپؓ سے 349 احادیث مروی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی زوجہ صنعت و حرفت سے واقف تھیں۔ سامان تیار کر کے فروخت کرتی تھیں۔ آنحضور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس طرح کما کر شوہر کا اور بچوں کا خرچ چلا سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا 'تمہیں اس کا اجر ملے گا'۔(طبقات ابن سعد 212-8)

یعنی ہنر مند عورت کا اپنے ہنر سے کمانا اور گھر کا خرچ چلانا آپؐ نے باعث ثواب قرار دیا۔

خواتین کو تعلیم دینا باعثِ ثواب

امام ترمذی اور ابو داؤد روایت کرتے ہیں حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"جس کی تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو لڑکیاں اور دو بہنیں ہوں اور وہ انہیں ادب سکھائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کی شادی کر دے تو ان کے لیے جنت ہے"۔

حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور اس نے اسے اچھا ادب سکھلایا اور اچھی تعلیم دی اور اس پر ان انعامات کو وسیع کیا جو کہ اللہ نے اس کو دیے تو وہ بیٹی اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ اور پردہ بنے گی"۔

(طبرانی۔ المعجم الکبیر 197:10)

"جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے تعلیم دے اور اچھی طرح سے پڑھائے اور ادب سکھائے اور خوب اچھی طرح سے ادب سکھائے اور پھر اسے آزاد کر کے شادی کر دے تو اسے دو اجر ملیں گے"۔ (احمد بن حنبل 414:4)

تین بیٹیاں۔ دو بیٹیاں۔ ایک بیٹی حتیٰ کہ لونڈی کی اچھی تعلیم و تربیت پر جنت کی بشارتیں خواتین میں تعلیم کی اہمیت بخوبی اجاگر کرتی ہیں۔

اسلام کا انحطاط کا دور اور عورتوں کی تعلیم

اسلام میں انحطاط کے طویل دور میں تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ خاص طور پر عورتوں میں تعلیم کی شرح میں مردوں کی نسبت کمی کا مسئلہ پرانا ہے۔ ڈیڑھ دو صدیاں پہلے برصغیر میں مسلم خواتین کی شرح خواندگی بہت کم تھی۔ اسلام کی اصل تعلیم بھلادی گئی تھی۔ معاشرے پر مردوں کی اجارہ داری تھی پردے کی پابندی میں بھی ناروا سختی کی جاتی۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں میں برائے نام اور شہری علاقوں میں معمولی تعلیم کا بھی رواج کم ہو گیا۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے عورتوں کا داخلہ محدود رہا۔ ایسے تعلیمی اداروں میں داخل کرنے میں اس لیے بھی تامل ہوتا کہ ان میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کو بالعموم آزاد خیال سمجھا جاتا حتیٰ کہ ان کی پاکیزگی پر بھی شک کیا جاتا۔ ان سے شادیاں کرنے میں تذبذب ہوتا۔ بزرگوں کو ڈر ہوتا کہ کوئی بدنامی نہ گلے پڑے اس لیے واجبی سی تعلیم کافی سمجھی جاتی۔ پڑھانا اس لیے بھی غیر ضروری تھا کہ عورتوں کے نوکری کرنے کا رواج نہیں تھا۔ مرد کماتے تھے اس لیے وہ تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس طرح کے معاشرتی بندھنوں میں اسیر خواتین کو قرآن پاک بھی صرف ناظرہ پڑھا دیا جاتا ترجمہ ضروری نہ سمجھا جاتا۔ اس طرح کی محدود تعلیم سے تعلیم کا حقیقی مقصد پورا نہیں ہوتا تھا۔

خواتین کی تعلیم کے بارے میں بعض نظریات

کی تم نے اس دارالمحن میں جس تحمل سے گزر
زیبا ہے گر کہیے تمہیں فخر بنی نوع بشر
جب تک جیو تم علم و دانش سے رہو محروم یاں
آئیں تھیں جیسے بے خبر ویسی ہی جاؤ بے خبر
جو علم مردوں کے لیے سمجھا گیا آبِ حیات
ٹھہرا تمہارے حق میں وہ زہر ہلاہل سر بسر
آتا ہے وقت انصاف کا نزدیک ہے یوم الحساب
دنیا کو دینا ہوگا ان حق تلفیوں کا واں جواب

(چپ کی داد صفحہ 11۔12 از الطاف حسین حالی۔ 1837۔1914)

سر سید احمد خان (1817۔1898) اظہار خیال کرتے ہیں:

"عورتوں کی تعلیم نیک اخلاق، نیک خصلت، خانہ داری کے امور، بزرگوں کا ادب، خاوند کی محبت، بچوں کی پرورش، مذہبی عقائد کا جاننا ہونی چاہیے میں اس کا حامی ہوں۔ اس کے سوا اَور کسی تعلیم سے میں بیزار ہوں"

(فکر سر سید از ضیاء الدین لاہوری ص 211)

"میری یہ خواہش نہیں ہے کہ تم ان مقدس کتابوں کے بدلے جو تمہاری دادیاں اور نانیاں پڑھتی آئی ہیں اس زمانے کی مروجہ نامبارک کتابوں کا پڑھنا اختیار کرو جو اس زمانے میں پھیلتی جاتی ہیں۔ سچی تعلیم نہایت عمدگی سے دادیاں نانیاں پڑھتی تھیں جیسی وہ اس زمانہ میں مفید تھیں ویسی اس زمانہ میں بھی مفید ہیں"

(فکر سر سید از ضیاء الدین لاہوری ص 210)

تعلیم عورتوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

(اکبر الہ آبادی 1846۔1921)

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اسی علم کو اربابِ نظر موت
بیگانہ رہے دیں سے اگر مدرسۂ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

نے پردہ نہ تعلیم نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انگریزی
قوم نے ڈھونڈ لی فلاح کی راہ
روشِ مغربی ہے مدنظر
وضعِ مشرق کو جانتے ہیں گناہ

شاعر مشرق علامہ اقبال(1877۔1938)

تعلیم کا مقصد خشیتِ الٰہی اور تعلق باللہ

علم کیا ہے؟ علم کا مقصد کیا ہے؟ علم کا حاصل کیا ہے؟ عالم کسے کہتے ہیں؟ ان سوالات کے جوابات میں مختلف نظریات مختلف وقتوں میں سامنے آتے رہے۔ جو نتائج کے تناسب سے نظریات کو پرکھ کر غلط یا قابل اصلاح قرار دے کر بدل دیے جاتے ہیں۔جب منزل کا تعین نہ ہو اور سفر کا مقصد معلوم نہ ہو تو سفر طویل کٹھن اور لا حاصل ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدائے رحمان کے کلام پاک کی روشنی میں علم کی تعریف اور اس کا مقصد بیان فرمایا اور خود مجاہدانہ سرفروشی کے ساتھ علم کی چوٹیاں سر کیں اور اس میدان میں اپنے متبعین بلکہ ساری انسانیت کی رہنمائی فرمائی۔ تعلیم کی مردوں اور عورتوں کے لیے برابر کی اہمیت بیان فرمائی۔ تعلیم کے حصول کے لیے تدریجی لائحہ عمل دیا اور اس کے صحیح خطوط پر فروغ کے لیے عملی اقدامات کیے۔ گویا بنیاد رکھ دی اسی بنیاد پر آپؑ کے بعد خلفائے کرام عمارت بلند کر رہے ہیں اور جماعت کے مرد و زن تعلیمی ترقی کے معیاروں کو بلند تر کرتے جا رہے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام علم کی تعریف اور اہمیت بیان فرماتے ہیں:

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے۔(اور اس سے۔۔۔ ناقل) خشیتِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (الفاطر:29)

اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی کا ذریعہ نہیں“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 195 جدید ایڈیشن)

”علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو اور کسی اہلِ دل اور آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا سے فائدہ اٹھایا جاوے“ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 59)

آپؑ نے سکھایا کہ علم اللہ تعالیٰ کے احسان سے نصیب ہوتا ہے اس لیے اس سے دعائیں مانگتے رہو:

اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما
(تذکرہ۔ صفحہ 389)
اے میرے رب مجھے وہ کچھ سکھا جو تیرے نزدیک بہتر ہے
(تذکرہ۔ صفحہ 653)
اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا
(تذکرہ۔ صفحہ 721)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ علوم جدیدہ کے حصول کے حامی تھے فرماتے ہیں:

”میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علومِ جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں۔ وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے۔ اور وہ یہ قرار دیئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفے کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ۔اس لیے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لیے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفے سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 43 جدید ایڈیشن)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ تعلیم نسواں کے حامی تھے فرماتے ہیں:

”آج کل کی تعلیم نے مردوں پر مذہب کے لحاظ سے اچھا اثر نہیں کیا تو پھر عورتوں پر کیا توقع ہے۔ ہم تعلیم نسواں کے مخالف نہیں ہیں بلکہ ہم نے تو ایک سکول بھی کھول رکھا ہے مگر یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ پہلے دین کا قلعہ محفوظ کیا جائے تا بیرونی باطل اثرات سے محفوظ رہیں۔ اللہ پاک ہر ایک کو سواء السبیل، توبہ، تقویٰ اور طہارت کی توفیق دے“۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 637)

آپؑ کی نظر میں تعلیم کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد پر درج ذیل اقتباس سے روشنی پڑتی ہے۔ 15 ستمبر 1897ء کو پہلے اسلامی سکول کے تعارف کے

لیے اشتہار میں تحریر فرمایا:

”اگرچہ ہم دن رات اسی کام میں لگے ہوئے ہیں کہ لوگ اس سچے موعود پر ایمان لاویں جس پر ایمان لانے سے نور ملتا ہے اور نجات حاصل ہوتی ہے لیکن اس مقصد تک پہنچانے کے لیے علاوہ ان طریقوں کے جو استعمال کیے جاتے ہیں۔ ایک اَور طریق بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مدرسہ قائم ہو کر بچوں کی تعلیم میں ایسی کتابیں ضروری طور پر لازمی ٹھہرائی جائیں جن کے پڑھنے سے ان کو پتہ لگے کہ اسلام کیا شے ہے اور کیا کیا خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے... میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر ایسی کتابیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے میں تالیف کروں گا بچوں کو پڑھائی گئیں تو اسلام کی خوبی آفتاب کی طرح چمک اٹھے گی... میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم کے ذریعہ سے اسلامی روشنی کو ملک میں پھیلاؤں اور جس طریق سے میں اس خدمت کو سر انجام دوں گا میرے نزدیک دوسروں سے یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس طوفان ضلالت میں اسلامی ذریت کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچانے کے لیے اس ارادہ میں میری مدد کرے سو میں مناسب دیکھتا ہوں کہ بالفعل قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے“۔

احمدی بچوں کو اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کرنے کے لیے 3/جنوری 1898ء کو مدرسہ کا افتتاح ہوا۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 3)

اس وقت قادیان میں صرف دو سکول تھے ایک آریہ سکول تھا دوسرا سرکاری تھا جو پرائمری تک تھا۔ اس کا ہیڈ ماسٹر ایک آریہ تھا۔ ان سکولوں کی موجودگی میں ایک نیا اسلامی سکول کھولنے کا محرک ایک چھوٹا سا واقعہ بنا۔ اس سرکاری سکول میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ بھی پڑھتے تھے ایک دن گھر سے کھانا آیا جس میں کلیجی کا سالن تھا۔ ایک طالب علم نے حیرانی سے اپنی انگلی دانتوں میں دبالی اور کہا یہ تو ماس (گوشت) ہے جس کا کھانا حرام ہے۔ یہ بات اسلامی تعلیم کے خلاف تھی۔ ایسی باتوں کے منفی اثرات سے بچنے کے لیے اپنا مدرسہ کھولنا ضروری ہو گیا۔

اس وقت خواتین کی تعلیمی حالت بہت کمزور تھی

حضرت اقدسؑ کی بیعت کرنے والے احباب بالعموم عام مسلمانوں میں سے آئے تھے جو تعلیم میں کوئی قابل رشک مقام نہیں رکھتے تھے۔ عورتیں مردوں سے بھی پیچھے تھیں۔ حضرت یعقوب علی عرفانی کبیر صاحبؓ نے اس وقت کا نقشہ کھینچتے ہیں:

”گذشتہ صدی ہندوستان پر ہر لحاظ سے جہالت کی صدی تھی۔ عورتوں کے ساتھ ہندوستان میں سلوک کرنا ایک جرم سمجھا جاتا تھا اچھا مرد وہ سمجھا جاتا تھا جو گھر میں جب داخل ہو تو چہرے پر شکن ڈال لے اور ڈانٹ ڈپٹ، گالی گلوچ اور عند الضرورت مار پیٹ کرتا رہے... عورتیں صاف ستھری نہ رہ سکتی تھیں۔ ان کو تعلیم نہ دی جاتی تھی اور انہیں پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح عورت جو دنیا کی نصف آبادی ہے وہ ذلیل اور مقہور ہو رہی تھی۔ بلکہ عربوں کے زمانہ جاہلیت کے بہت سے اطوار اس زمانہ میں واپس آچکے تھے۔ چونکہ انبیاء کی آمد کی ایک غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ ہر مظلوم کی حمایت کریں اور ہر اس کا حق دلائیں جو اپنے حق سے محروم کر دیا گیا ہو۔ اس لیے ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد (جو دراصل رسول کریم ﷺ کی ہی بعثتِ ثانیہ تھی) عورتوں کے لیے بھی باعثِ رحمت ہوئی اور ان کو حقوق دلانے کا باعث ہوئی“۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص219)

خواتین کی تعلیمی کمزوری کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریر فرمایا:

”ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فیصلہ کیا کہ آپؑ عورتوں میں تقریر فرمایا کریں گے... حضرت مسیح موعودؑ عام طور پر وفات مسیح پر تقریر فرمایا کرتے تھے چنانچہ آپؑ نے عورتوں میں چند تقریریں کیں۔ ایک دن آپؑ نے اس عورت سے پوچھا کہ بتاؤ میں نے اپنی تقریروں میں کیا کچھ بتایا ہے؟ اس نے کہا آپؑ نے خدا اور رسول کی باتیں بیان کی ہوں گی اور کیا بیان ہو گا“۔

(خطبات محمود جلد نمبر 39۔1958ء صفحہ 300)

سیرت المہدی میں لکھا ہے:

”حضرت مسیح موعودؑ بیشتر عورتوں کو یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ نماز باقاعدہ پڑھیں قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں اور خاوندوں کے حقوق ادا کریں جب کبھی کوئی عورت بیعت کرتی تو آپؑ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ تم قرآن شریف پڑھی ہوئی ہو یا نہیں۔ اگر وہ نہ پڑھی ہوئی ہوتی تو نصیحت فرماتے کہ قرآن شریف پڑھنا سیکھو۔ اور اگر صرف ناظرہ پڑھی ہوتی تو فرماتے کہ ترجمہ بھی سیکھو تاکہ قرآن شریف کے احکام سے اطلاع ہو“۔

(سیرت المہدی ص759)

عورتوں کو تعلیم کی خواہش کا اظہار فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:

”میں نے ارادہ کیا تھا کہ عورتوں کے لیے ایک قصہ کے پیرایہ میں سوال و جواب کے طور پر سارے مسائل آسان عبارت میں بیان کیے جاویں مگر مجھے اس

قدر فرصت نہیں ہو سکتی کوئی اَور صاحب اگر لکھیں تو عورتوں کو فائدہ پہنچ جاوے"

(ملفوظات جلد دوم ص369)

آپؑ عورتوں کی تعلیم و تربیت کی جو خواہش رکھتے تھے اس کی تکمیل کی ایک صورت اس طرح نکلی کہ ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحبؓ کی اہلیہ صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ مرد تو آپؑ کی تقریر اور وعظ سنتے ہیں مستورات اس فیض سے محروم ہیں۔ ہم پر بھی کچھ مرحمت ہونی چاہیے۔ حضورؑ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے:

"جو سچے طلب گار ہیں ان کی خدمت کے لیے ہم ہمیشہ ہی تیار ہیں۔ ہمارا یہی کام ہے کہ ہم ان کی خدمت کریں"۔

حضورؑ نے روزانہ عورتوں میں درس اور وعظ و نصیحت کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ پھر آپؑ کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ درس دینے لگے۔ یہ سلسلہ مستقل جاری ہوگیا۔

(خلاصہ از سیرت المہدی ص777)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے اپنی بچی کے قرآن پاک حفظ کرنے کی خوش خبری بھیجی تو آپؑ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا:

"آپ کے مخلصانہ کلمات سے بے شک خوشبو بلکہ جوش راست گفتاری محسوس ہوتا ہے۔ جزاکم اللہ خیراً ۔ آمین ثم آمین۔ آپ کی دختر صالحہ کے لیے بھی دعا کی گئی ہے۔ قران شریف کا حفظ کرنا یہ آپ ہی کی برکات کا ثمرہ ہے۔ ہمارے ملک کی مستورات میں یہ فعل شاید کرامت تصور کیا جاوے گا۔ کیا خوش نصیب والدین ہیں"۔(11مارچ1886ء)

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 12)

حضرت اقدسؑ نے 1899ء میں حضرت مرزا محمود صاحب آف پٹی کو دست مبارک سے ایک مکتوب تحریر فرمایا جس سے آپؑ کے عورتوں میں علمی استعداد کی خواہش کا علم ہوتا ہے۔

"مجھے اپنی اولاد کے لیے یہ خیال ہے کہ ان کی شادیاں ایسی لڑکیوں سے ہوں کہ انہوں نے دینی علوم اور کسی قدر عربی اور فارسی اور انگریزی میں تعلیم پائی ہو اور بڑے گھروں میں انتظام کرنے کے لیے عقل اور دماغ رکھتی ہوں سو یہ سب باتیں کہ علاوہ اور خوبیوں کے

"یہ خوبی بھی ہو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں پنجاب کے شریف خاندانوں میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف اس قدر توجہ کم ہے کہ وہ بے چاریاں وحشیوں کی طرح نشوونما پاتی ہیں"۔ (سیرت المہدی حصہ اول ص19)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر احمدؓ کے نکاح کی تحریک کے لیے حضرت مولوی غلام حسن صاحبؓ پشاوری کو 24/اپریل 1902ء کو ایک مکتوب میں تحریر فرمایا جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ خواتین کی کم سے کم کتنی اور کیسی کیسی تعلیم آپؑ ضروری سمجھتے تھے:

"ہمارے خاندان کے طریق کے موافق آپ لڑکی کو ضروریات علم دین سے مطلع فرماویں اور اس قدر علم ہو کہ قرآن شریف باترجمہ پڑھ لے۔ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج کے مسائل سے باخبر ہو نیز بآسانی خط لکھ سکے اور پڑھ سکے"۔

جماعت احمدیہ کی ماں کا اعلیٰ ذوقِ علمی

خاندان مسیح موعود علیہ السلام میں علم و ادب کے اعلیٰ ذوق کی چھاپ میں خانوادۂ میر درد کی چشم و چراغ ام المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کا گہرا اثر ہے۔ آپؓ کی آغوش میں پلنے والی مبارک اولاد نے علم کے میدان میں جو قابل رشک بے مثال بلندیاں حاصل کیں ان کی کوئی مثال نہیں ۔ نہ صرف صاحبزادے بلکہ صاحبزادیاں بھی تعلیم و تربیت کے ہمالہ ہیں۔ اللہ پاک نے اس خدیجہ کو غیر معمولی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ کی اپنی تعلیم کے بارے میں لکھا ہے:

"پانچ چھ سال کی عمر میں گھر کی چار دیواری میں قرآن کریم، اردو نوشت و خواند کی تعلیم شروع ہوئی۔ جو حضرت میر (ناصر نواب) صاحب نے خود ہی کرائی... حضرت ام المومنینؓ بچپن ہی سے زیرک، فہیم اور سلیقہ شعار تھیں...باوجود اس کے کہ پنجابی زبان پر ان کو ایک قدرت حاصل ہے مگر اردو زبان پر آپ کو آج بھی ایسا اقتدار ہے گویا کہ وہ دہلی سے کبھی جدا ہوئی ہی نہیں"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص191)

"حضرت مسیح موعودؑ کو جب کسی اردو لفظ کی بابت تفتیش کرنا ہوتی تھی تو سب سے پہلے حضرت ام المومنین ہی سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر اگر کچھ شبہ رہ جاتا تو حضرت نانی اماں صاحبہؓ یا حضرت میر صاحب سے دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اس سے بھی آپ کے ادبی ذوق کا پتا چلتا ہے"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص286)

تعلیم دینے دلوانے میں دلچسپی کا عالم دیکھئے:

"آپؓ کو تعلیم دینے دلوانے کا از حد خیال اور ذوق ہے کتابوں کے مطالعہ سے تو بہت ہی زیادہ دلچسپی لیتی ہیں اور انہیں کے ذوقِ علمی کا اثر ہے کہ اب پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑپوتیاں تک اسی ذوقِ علمی میں محو ہیں۔ پہلے پہل مدرسۃ البنات میں ہر قسم کی دلچسپی لی اور بہت کچھ امداد بھی فرمائی۔ اپنی ملازم لڑکیوں کو سکول بھیجا۔ ان کے اخراجات قلم، دواتیں، کتابیں وغیرہ خود خریدتیں اور اب نصرت گرلز سکول خدا کے فضل و کرم سے آپ ہی کے دم قدم سے ترقی پذیر ہوا"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ ص390)

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی تعلیم

حضرت اقدسؑ کی صاحبزادی نے تین سال کی عمر میں پڑھنا شروع کیا۔ ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن پاک مکمل پڑھ کے دہرا بھی لیا تھا۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے ان کے لیے اسباق کاغذوں پر لکھے جو بعد میں یسرنا القرآن کی صورت میں شائع ہوئے۔ ساتھ ساتھ آپؓ نے اردو، حساب، فارسی اور انگریزی بھی پڑھ لی۔ شعر کے اوزان کا تعارف بھی ہوگیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے لیے حضرت اقدسؑ نے آپؓ کو حضرت مولوی عبدالکریمؓ کے پاس بھیجا۔ آپؓ پہلے ترجمہ پڑھنے جاتیں پھر پیر جی سے باقی کتابیں پڑھتیں۔ حضرت مولوی عبدالکریمؓ کی وفات کے بعد حضرت حکیم نورالدینؓ (خلیفہ اول) کے پاس ترجمہ سیکھنے کے لیے بھیجا۔ اس کے ساتھ آپؓ نے تجرید بخاری اور کچھ دوسرے مجموعہ احادیث پڑھ لیے۔ حضرت پیر صاحبؓ بیمار ہوگئے تو حضرت اقدسؑ نے فارسی خود پڑھائی۔ یہ سلسلہ آپؑ کی مصروفیات کی وجہ سے جاری نہ رہ سکا۔ آپؑ نے فرمایا

"مجھے بہت کام ہوتا ہے۔ نہیں چاہتا کہ تمہاری تعلیم میں ناغہ ہو۔ مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ) سے کہو فارسی بھی پڑھا دیا کریں"۔

حضرت اقدسؑ کے وصال کے بعد بھی آپؓ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ درس قرآن دیتے۔ اس میں حضرت ام المومنینؓ اور خاندان حضرت اقدسؑ کی دوسری خواتین بھی شامل ہونے لگیں۔ عربی آپؓ نے اپنے بھائی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ سے سیکھی اور اتنی مہارت حاصل کرلی کہ ایک دن بڑے بھائیؓ نے ٹیسٹ لیا تو عربی ناول کے کئی صفحات پڑھ کر ترجمہ بھی سنا دیا۔ انگریزی بھی پڑھی اور کم عرصے میں ترقی کرلی۔

(مبارکہ کی کہانی مبارکہ کی زبانی صفحہ 16 تا 21 تک کا خلاصہ)

حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی تعلیم

ابتدائی تعلیم گھر پر مکرمہ استانی سکینۃ النساء صاحبہ سے حاصل کی۔ 3 جولائی 1919ء کو آمین ہوئی۔

حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے ادیب عالم پاس کیا۔ بعد میں 1931ء میں صرف انگلش کا امتحان پاس کر کے میٹرک کیا۔ اس وقت قادیان سے سات لڑکیوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔ بعد میں آپؓ نے ایف اے بھی کیا۔

(دخت کرام ص109)

قادیان میں گرلز سکول مدرسۃ البنات

"مدرسۃ البنات کا قیام حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہوا مگر جماعت بندی 1909ء سے ہوئی۔ ابتدا میں کئی سالوں تک اس کا انتظام محترمہ سکینۃ النساء صاحبہ کے ہاتھ میں زیر نگرانی ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول رہا۔ لیکن پھر حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب افسر مدرسہ احمدیہ ان کے نگران مقرر ہوئے۔ ابتدا میں حضرت خلیفہ اولؓ کی وقف شدہ زمین سے پانچ سو روپے کی رقم سے اس درسگاہ کے لیے ایک مکان خریدا گیا۔ 1919ء میں گرلز سکول مبارک منزل متصل مدرسہ احمدیہ میں تھا۔ اس کے بعد قادیان کی آبادی بڑھی تو محلہ دارالعلوم میں اس کے لیے وسیع عمارت میسر آگئی اور گرلز سکول اس میں منتقل ہوگیا"۔

(تاریخ احمدیت جلد 3 ص296)

قادیان میں لڑکیوں کے سکول میں پڑھانے میں حضرت استانی سکینۃ النسا صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد اکمل صاحب کو اولیت حاصل ہے۔ موصوفہ تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اپنے گاؤں گولیکی میں باقاعدہ سکول چلاتی تھیں۔ 1908ء میں قادیان منتقل ہوئیں تو یہاں بھی درس و تدریس کا سلسلہ جاری کیا۔

حضرت یعقوب عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں:

"وہ جب قادیان میں آئی ہیں اس وقت تعلیم نسواں کا بہت ہی کم چرچا تھا۔ میں نے تعلیم البنات کے لیے ایک مدرسہ جاری کیا۔ استانی سکینۃ النساء نے اپنی خدمات اعزازی طور پر پیش کیں اور ان کے ذریعہ تعلیم کا عام چرچا شروع ہوگیا"۔

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ صفحہ 384)

مکرمہ فیروزہ فائزہ صاحبہ نے اپنی کتاب میں ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کیا:

"آپ نے قادیان کے مدرسۃ البنات میں بچیوں کو عربی، فارسی، اردو وغیرہ

پڑھائی اور کئی سال تک مدرسہ میں آپ اکیلی ہی پڑھاتی رہیں۔"

(حضرت سکینۃ النساء صاحبہ صفحہ 3)

"سکول شروع کرنے کے زمانے میں جو مصائب اور مشکلات تھیں اس کا تصور آج کل کے حالات کی وجہ سے ناممکن ہے۔ اس زمانے میں لڑکیوں کو پڑھانا برا خیال کیا جاتا تھا۔ اس لیے لڑکیوں کے لیے نہ کوئی عمارت تھی۔ نہ بنچ نہ ڈیسک، نہ بجٹ نہ استانی۔ اس لیے ہر لڑکی کو سکول داخل کرنے سے پہلے اس کے خاندان اور والدین کو سمجھانا پڑتا کہ تعلیم اس کے لیے کس قدر ضروری ہے"۔

(حضرت سکینۃ النساء صاحبہ صفحہ 7)

تاریخ احمدیت میں لکھا ہے:

"آپ ان نامور خواتین میں سے تھیں جو سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی دور میں تعلیم یافتہ تھیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے عہد مبارک میں بھی اخبار 'بدر' اور 'الحکم' میں مضامین لکھا کرتی تھیں۔ 1908ء کے جلسہ سالانہ کے بعد آپ نے اپنے میاں کے ساتھ مستقل طور پر قادیان میں سکونت اختیار کی اور حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے ارشاد پر جون 1909ء میں مرکز احمدیت میں بچیوں کا پہلا پرائمری سکول قائم کیا اور ایک لمبے عرصہ تک ہیڈ معلمہ رہیں اور بہت سی بچیوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا۔ یہ سکول خلافت ثانیہ کے عہدِ مبارک میں مڈل سکول تک ایک مشہور ادارہ بن گیا جس سے ملک کے علمی حلقوں میں آپ کی بھی خوب شہرت ہوئی۔ اور ڈسٹرکٹ اور ڈویژنل عیسائی انسپکٹرس آف سکول نے بیسیوں شاندار ریمارکس سکول کی لاگ بک پر لکھے... آپ بیان فرماتی تھیں کہ جب گرلز سکول ابھی حضرت کے مکان پر ہی تھا۔ آپ نے مجھے شاید دیہاتی لہجہ میں تلاوت کرتے سن لیا۔ اس لیے حکم دیا کہ روزانہ نماز فجر کے معاً بعد جب میں واپس آؤں تو ایک رکوع مجھے سنا کر لڑکیوں کو پڑھایا کرو۔ چنانچہ پہلے تو میں بطور فرض تعمیل کرتی رہی پھر اسے خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور موقع سمجھ کر بڑی باقاعدگی سے ترجمہ قرآن پڑھ لیا۔ اس وقت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بھی میری وہیں ہم سبق تھیں۔ اس لیے ان سے بطور بے تکلف سہیلی کے تعلقات ہو گئے اور پھر حضرت اماں جان کے پاس آنا جانا شروع ہوا۔ کہتی تھیں کہ میں گھنٹوں حضرت اماں جانؓ کے پاس بیٹھ کر اردو ادب کی کتابیں انہیں پڑھ پڑھ کر سناتی۔ اس سے مجھے بے انداز فائدہ ہوا کیونکہ علامہ راشد الخیری اور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے اخلاقی ناولوں میں جن عجیب و غریب اشیاء، زیورات اور برتنوں کے نام آتے وہ مجھ دیہاتی کو کیا معلوم! لیکن حضرت اماں جان ان کی شکل اور استعمال واضح فرما دیتی تھیں بلکہ کئی ایک اشیاء کے لیے حضرت نانی اماں جیسی دہلی کی بڑی بوڑھیوں سے دریافت کر کے مجھے سمجھا دیا کرتیں۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھی بچپن میں ابتدائی جماعتوں کی پڑھائی اور لکھائی سکھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اسی طرح دیگر افراد خاندان سے ایسے ہی علمی اور ادبی تعلقات تھے۔ حضرت ام ناصر اور حضرت ام مظفر سلمہا اللہ سے تو زمانۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق تھا۔ ان دونوں خواتین مبارکہ کی قیادت میں احمدی مستورات کی تنظیم و تعلیم و تربیت کا بڑا کام ہوا ہے...

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے زمانے میں مستورات کی تعلیم و تنظیم کی جانب جب حضور نے توجہ فرمائی تو آپ کا نام اولین کارکنوں میں سے تھا۔ قادیان میں استانی جی کے نام سے مشہور تھیں اور دن رات تعلیم و تربیت اور تدریس ان کا کام تھا"۔

(تاریخ احمدیت جلد 25 صفحہ 199-200)

خلافت ثانیہ کی ابتدا میں تعلیمی ترقی کا اندازہ ایک رپورٹ سے ہوتا ہے:

"حضرت امیر المومنین صاحبزادہ صاحب نے سورہ مائدہ (جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے چھوڑا تھا) کا پہلا رکوع خود پڑھ کر سنایا۔ قریباً 100 عورتیں حاضر تھیں حالانکہ بارش بھی (نشان رحمت) شروع ہو گئی۔ یکم اپریل کو مدرسۃ البنات کا سالانہ معائنہ ہو گیا۔ سکول کی قریباً ساٹھ لڑکیوں میں سے دو چار ہی فیل ہوئیں چھوٹی چھوٹی بچیاں عمدہ طور سے قرآن شریف کو پڑھتی ہیں۔ حضرت ام المومنین نے کمال مہربانی سے اپنے دونوں جانب کے نچلے دالان گرلز سکول کے لیے مرحمت فرمائے ہوئے ہیں"۔

(الفضل 6 اپریل 1914 صفحہ 1)

اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو احمدیت کے روشن مستقبل کی نوید عطا فرمادی تھی۔ اور بحمد للہ جماعت ہر لحہ ترقی کی جانب گامزن ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور سب فرقوں میں میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور سے اور اپنے دلائل کے نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"۔ (تذکرہ 517)

☆...☆...☆

بیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پروفیسر مبارک احمد عابدؔ

وہ معجزہ تھا کرشمہ تھا ذاتِ باری کا
تھا کوہِ عزم وہ دیں سے وفا شعاری کا

وہ آیا پھر سے کھلا معرفت کا میخانہ
تو دَور پھر چلا عرفاں کی مَے گساری کا

وہ آسمان کا پانی تھا کشتِ ویراں پر
سبب تھا رحمتِ رحماں کی آبیاری کا

یوں راہِ وقت پہ ہیں ثبت اس کے نقشِ قدم
چلیں گے جن پہ پھلیں گے نئے زماں ہر دم

کیا تھا زیرِ نگیں اس نے ہر مقابل کو
چلایا سیف کی صورت جو اس نے اپنا قلم

شکست دے دی سبھی دوسرے مذاہب کو
بلند ایسے کیا اس نے مصطفیٰؐ کا عَلَم

فتح نصیب وہ جرنیل، ضیغمِ ملّت
گیا وہ جس کسی میداں میں کام گار آیا

خدا کا شیر تھا وہ کار زارِ ہستی میں
مقابل اس کے جو نکلا ،بحالِ زار آیا

جو پڑھ لے معجزہ آثار اس کی تحریریں
تو سمجھو روح کا زنگار وہ اتار آیا

بتایا اس نے کہ دارالاماں ہے میرا دیار
جہان بھر کے لئے عافیت کا ہوں میں حصار

پناہ چاہو تو آؤ مری امان میں تم
اگر زمینی سماوی بلا کا تم پہ ہو وار

سنو کہ سنتا ہے ربّ اب بھی درد مندوں کی
دلوں سے صدق و صفا سے نکلتی ہے جو پکار

سفر حیات کا اس کی اگرچہ مشکل تھا
خدا کی ذات پہ اس کو یقینِ کامل تھا

وہ تنہا پیڑ تھا اور آندھیاں مخالف تھیں
جھکا کبھی نہ کہ اس کا پہاڑ سا دل تھا

تھی اس کی ایک ہی منزل ہو عظمتِ اسلام
اور اس کا جینا برائے حصولِ منزل تھا

رواں رہے گا زمانے میں قافلہ اس کا
پھلے گا پھولے گا تا حشر سلسلہ اس کا

زمین کچھ بھی نہ اس کا بگاڑ پائے گی
کہ آسمان سے پختہ ہے رابطہ اس کا

ہر آن ہم پہ خلافت کا فیض جاری ہے
نہ روک سکتا ہے کوئی بھی راستہ اس کا
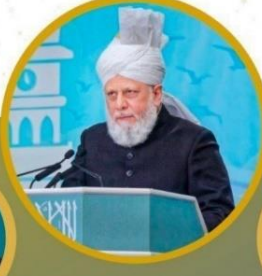
مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے
کی طرف سے پیش کردہ

ٹاؤن ہال

برکاتِ خلافت

مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی جانب سے 15 جنوری 2022ء بروز ہفتہ کو ایک ورچوئل ٹاؤن ہال منعقد کی گئی۔ ٹاؤن ہال کا بنیادی موضوع "خلافت کی برکات" تھا۔ اس ویبنار کی صدارت محترم امیر جماعت یو ایس اے مرزا مغفور احمد صاحب نے کی اور مہمان خصوصی ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروگرامنگ آصف باسط صاحب تھے۔ اللہ کے فضل سے اس ویبنار میں جماعت کے تقریباً4000ارکان نے شرکت کی۔

پروگرام

ویبنار کا آغاز قرآن پاک کی سورہ النور کی آیات 55-58 کی تلاوت سے ہوا جس کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھا گیا۔ پھر ایک حدیث بھی بیان کی گئی، جو یہ ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے بارے میں سوال کرتے تھے، لیکن میں آپ سے برائی کے بارے میں پوچھتا تھا کہ کہیں مجھ پر ان کی گرفت نہ ہو جائے، تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم جاہلیت اور [انتہائی] بدترین ماحول میں زندگی گزار رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے یہ خیر (یعنی اسلام) بھیجا، کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی برائی ہوگی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، میں نے کہا، کیا کوئی برائی ہوگی اس بھلائی کے بعد؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، لیکن وہ داغدار ہوگی [پاک نہیں]'' میں نے پوچھا، ''اس کا داغ کیا ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دوسروں کو میرے طریقے کے مطابق ہدایت نہیں دیں گے، تم ان کے بعض اعمال کو پسند کروگے اور بعض کو ناپسند کروگے۔ میں نے پوچھا کیا اس نیکی کے بعد کوئی برائی بھی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کچھ لوگ ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف بلا رہے ہوں گے اور جو کوئی ان کی پکار پر لبیک کہے گا اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ ان کا حال ہم سے بیان فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے اپنے ہی لوگوں میں سے ہوں گے اور ہماری زبان ہی بولیں گے۔'' میں نے عرض کی، ''اگر میری زندگی میں ایسی حالت آجائے تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا، ''مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ مضبوطی سے جڑ جانا''۔ میں نے کہا اگر نہ مسلمانوں کی جماعت ہو اور نہ ہی کوئی امام؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے کنارہ کشی اختیار کر لینا، خواہ تمہیں درخت کی جڑیں ہی کاٹ کر کھانی ہی کیوں نہ پڑیں، یہاں تک کہ تم پر موت آجائے، اس حالت میں۔" (صحیح البخاری)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اردو نظم پڑھی گئی۔

ٹاؤن ہال کا افتتاحی خطاب محترم آصف باسط صاحب نے کیا جس میں خلافت احمدیہ کی تاریخ کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا۔ محترم آصف باسط صاحب نے خلافت احمدیہ کی کامیابیوں کا موازنہ دوسری خلافت مثلاً سلطنت عثمانیہ سے کیا۔ ایک تاریخی حقیقت جو آصف باسط صاحب نے بیان کی وہ خلافت احمدیہ کی الٰہی مدد تھی جو لندن میں پہلی اسلامی

مشن قائم کرنے کی صورت میں ظاہر ہوئی: "1910ء میں غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے لندن مسجد فنڈ قائم کیا گیا تھا جس میں بہت بڑا سرمایہ تھا۔ سید امیر علی جیسے ٹرسٹی جنہوں نے یہ فنڈ قائم کیا۔ ان کے پاس فارس کے بادشاہ کی طرف سے 1000 پونڈ، عثمانی خلیفہ کی طرف سے 1000 پونڈ، بیگم آف بھوپال کی طرف سے 5000 پونڈ اور متفرق ذرائع سے 2000 پونڈ کا عطیہ تھا۔ ان کے اکاؤنٹ میں 9000 پاؤنڈز تھے لیکن وہ لندن میں مسجد کو شروع نہ کر سکے۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ کوشش جس میں ہندوستان کی غریب خواتین نے اپنی بچت فراہم کی، اس سے لندن میں پہلی مسجد بنائی گئی۔

پروگرام کی مرکزی پریزنٹیشن "خلافت کی برکات" کے حوالے سے تھی جس کی نظامت مہتمم تربیت ابراہیم چوہدری صاحب نے کی۔ پریزنٹیشن میں 'خلافت کی ضرورت'، 'اللہ کی طرف سے ایک خلیفہ مقرر ہوتا ہے'، 'خلافت کی اطاعت کی اہمیت'، 'خلیفہ سے محبت' اور 'خلافت کے سائے میں رہنا' جیسے بہت سے اہم موضوعات پر گفتگو کی گئی۔
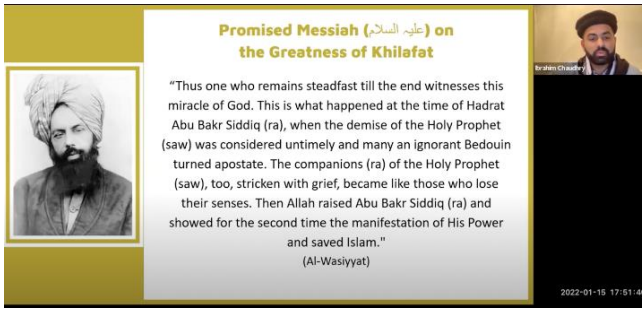
Panelists نے ان موضوعات پر براہ راست رہنمائی فراہم کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفائے راشدین کی تحریروں اور اقوال کا استعمال کیا۔ تمام پریزنٹیشن کے دوران، امریکہ کی مختلف مجالس کی طرف سے خدام نے خلافت کی برکات کے ذاتی تجربات بیان کیے۔ اِن کہانیوں سے بہت سے اہم باتوں کو سیکھنے کا موقع ملا، جو خلافت کی وجہ سے اِن کی زندگیوں پر اثر انداز ہوئیں تھیں۔ جیسے ہیوسٹن مجلس سے تعلق رکھنے والے رحمان ناصر جنہوں نے اپنی انڈر گریجویٹ ڈگری حاصل کرنے کے دوران مشکلات کا سامنا کیا تھا اور کس طرح پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات اور ان کی خصوصی دعاؤں کے بعد، ان کی تعلیمی کارکردگی بہتر ہو گئی۔ ایک اور ذاتی تجربہ ساؤتھ ورجینیا مجلس کے ایک خادم فارس احمد نے بیان کیا جو روزانہ کی بنیاد پر پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خط لکھنے سے وابستہ برکات کا عملی نمونہ ہیں۔

نیشنل تربیت ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ویڈیو کمپلیشن پیش کی گئی جس میں خدام نے جواب دیا کہ 'خلافت ان کے لیے کیا معنی رکھتی ہے؟'۔

اختتامی ریمارکس اور سوال و جواب

پروگرام کا اختتامی خطاب محترم امیر جماعت یو ایس اے مرزا مغفور احمد صاحب نے کیا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز خلافت کی برکات پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کیا جو احمدی مسلمان اپنی روز مرہ کی زندگی میں محسوس کرتے ہیں۔ پھر محترم امیر صاحب نے سامعین کی توجہ خلیفۃ المسیح سے تعلق قائم کرنے کی اہمیت کی طرف مبذول کرائی تا کہ ان برکات کا مشاہدہ کیا جاسکے اور بیعت کی دسویں شرط پڑھ کر سنائی جس میں کہا گیا ہے کہ: "خدا کے اس عاجز بندے کے ساتھ اخوت کا رشتہ، محض خدا کی خاطر، باقرارِ طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقتِ مرگ قائم رہے گا، اور اس عقدِ اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اختتامی خطاب کے بعد محترم امیر صاحب اور آصف باسط صاحب کی زیر صدارت سوال و جواب کا سیشن ہوا۔

مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب

محمد انیس دیال گڑھی۔ جرمنی

خانوادۂ راجیکی کے نبیرہ اور چشم و چراغ مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب بھی ہوا کے دوش پر رکھا ہوا چراغ ثابت ہوئے جسے اجل کی پھونک نے بجھا دیا۔ مگر جاتے جاتے لفظوں، یادوں اور اشکوں کے چراغ جلا گئے جو ایک عرصہ تک لو دیتے رہیں گے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

برصغیر کے ایک قلم کار اے حمید نے اپنے بارے میں لکھا تھا کہ وہ قلم سے نہیں گلاب کی ٹہنی سے لکھتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اے حمید کی تحریر بقول ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب "رومانیت کی خوشبو سے معطر ہوتی ہے"۔

دبستان احمدیت نے بھی بے شمار ایسے پھول کھلائے جن سے صدیاں مہکتی رہیں گی۔ ان میں سے ایک مکرم امتیاز احمد راجیکی صاحب بھی تھے۔ یہ شخص بھی گلاب کی ٹہنی سے لکھتا تھا اور لفظوں سے گل و گلزار کھلا دیتا تھا۔ اس کی بات بات سے پھول جھڑتے تھے۔ وہ کاغذ پر حرف نہیں پھول کی پتیاں بکھیر تا تھا۔ لفظوں سے ہار اور گجرے پروتا تھا۔ بہت کم لکھا مگر جو لکھا خوب لکھا۔ حرف حرف مہکا ہوا۔ لفظ لفظ جگتا ہوا۔ فقرہ، تیر محبت کی طرح دل و جگر میں اترتا ہوا۔ تحریر میں مست ندّی کی روانی۔ بظاہر خاموش مگر دلوں میں تلاطم برپا کرتی ہوئی۔ ایسی شگفتہ وشاداب تحریر لکھنے والے کم ہوتے جاتے ہیں۔ وہ جو غریب الوطن تھے۔ ہجر سے دوچار تھے مگر اس کا شکوہ کرنے کی بجائے اپنی ذات میں ہی کھل اٹھتے تھے۔ وہ صحرا میں پھول کھلا کر اس کو چمنستان میں تبدیل کرنے کے قائل تھے ؎

اک باغ سا ساتھ اپنے مہکائے ہوئے رکھنا

مرحوم کی آخری تحریر جو مجھے پڑھنے کا موقع ملا وہ بھائی رشید احمد ایاز مرحوم کی یاد میں تھی۔ جس سے ان کی دوستی تھی اور انہوں نے اس کا حق ادا کر دیا۔ وہ تحریر جس نے بھی پڑھی ہوگی اس نے بے اختیار رشید ایاز صاحب کے ساتھ ان کی بزرگ والدہ خالہ صالحہ اور بزرگ اور خادم دین والد حضرت مختار احمد ایاز صاحب کی بلندیٔ درجات کے لیے بھی دعا کی ہوگی۔

یادرفتگان میں برادرم امتیاز راجیکی مرحوم نے حضرت سیّد میر داؤد احمد

صاحب کے بارے میں بھی ایک مضمون رقم کیا ہے جو جذب دروں سے پُر ہے۔ لکھتے ہیں: ”بہت بچپن کی بات ہے کبھی کبھار مسجد مبارک میں نماز کا موقع ملتا تو اس کے شمالی کونے میں نوافل میں مشغول ایک انتہائی خوبصورت چہرے پر نظر ٹک سی جاتی۔ یہ بات سمجھ میں نہ آتی تھی کہ وہ چہرہ اتنا حسین تھا یا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کا انہماک اور استغراق اتنا پرکشش تھا کہ نگاہیں پلٹ نہ پاتیں۔ ٹکٹکی باندھے چھپ کر چپکے چپکے اسے دیکھتا رہتا جیسے ہمیشہ کے لئے دل کی نگاہوں میں بسا لینے کا ارادہ ہو۔ لیکن اگر کہیں اتفاقاً نظر سے نظر مل جاتی تو کنی کترا کر اس طرح بھاگنے کی کوشش کرتا گویا کوئی ملزم کٹہرے میں کھڑا کیا جانے والا ہو۔ جواباً! شاید ایک ہلکی سی مسکراہٹ ہی کا سامنا ہوتا جو یہ کہہ رہی ہو کہ کب تک بھاگتے رہو گے۔

یہ وجود کیا تھا...! ایک گہری گھٹا کی طرح آیا، جھکڑوں کی سی تیزی اور بجلی کی کڑک اور کوند لئے موسلا دھار ابرِ رحمت کی طرح برسا، ان گنت پیاسوں کو سیراب کیا، خشک سالیوں کا علاج کیا اور فوراً ہی چھٹ گیا۔ مطلع صاف کر کے خود بھی یکلخت غروب ہو گیا۔“

اس بابرکت وجود کے ذکرِ خیر میں مزید لکھتے ہیں:

”اس وجود کے علم کی وسعت، کردار کی عظمت، انتظام وانصرام کی صلاحیت اور تفقہ و زہد کی رنگت اتنی ہمہ گیر تھی کہ اس کی سیرت و سوانح لکھنے والے پریشان اور بے بس ہو جاتے ہیں کہ تھوڑی سی مدت میں وہ جتنے کام کر گیا انہیں سمیٹیں کیسے؟ اتنی چھوٹی سی عمر میں وہ جس اعلیٰ مقام کو پا گیا اس کا ادراک کیسے کریں؟

اس وجود کو خدا تعالیٰ نے جس نسبی اور موروثی عظمتوں سے نوازا اور اسے امام الزماں مسیح دوراں علیہ السلام کے خاندان سے پیوند کر کے چار چاند لگائے وہ کوئی ایسا سانحی، وارداتی یا حادثاتی وقوعہ نہ تھا اور نہ ہی کسی اکتسابی جدوجہد کا نتیجہ۔ وہ تو خدائے عزّوجلّ کی ایک ماورائی تقدیر اور عنایت تھی جو نصیب والوں ہی کو ملتی ہے۔ آقا علیہ السلام کے خسر حضرت سیّد میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ کے پوتے، حضرت سیّد میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دامادی کے شرف کا تاج پہنے ہوئے یہ وجود ایسا ہی تھا جیسے ایک تیز رفتار برّاق کا سوار آناً فاناً اسرار و اسراء اور سلوک و طریقت کی منزلیں طے کرتا ہوا افق میں پنہاں ہو گیا۔ اس کی پرچھائیوں کا کھوج لگانے والے بس راہ ہی تکتے رہ گئے۔“

ایک اور بزرگ محترم قاری محمد امین صاحب مرحوم کی یاد میں لکھتے ہیں: ”کسی زینت و تفاخر سے بے نیاز، کسی رکھ رکھاؤ اور دکھاوے سے مبرا، تکلف و ریا سے ماورا، سادہ سی شلوار قمیص اور روپہلی یا سنہری کلاہ کے بغیر بلا کلف سفید پگڑی میں ملبوس، خشخشی سی سفید داڑھی والے ایک جفاکش بزرگ کو سائیکل پر مویشیوں کے چارے کا بڑا سا گٹھا رکھے احمد نگر سے محلہ دارالصدر کی طرف آتے دیکھ کر کسی انجان کو یہ گمان نہیں ہو پاتا تھا کہ اس منحنی سے وجود میں علم و عرفان، ریاضت و مشقت اور سعی و جاں فشانی کا ایک جہاں آباد ہے۔ جہدِ مسلسل کی ایک ایسی داستان رقم ہے جس کا ہر باب گل و گلزار اور ہر ورق رنگ و بو سے مزین ہے۔“

قاری محمد امین صاحب کی رنج و محن اور جہد مسلسل سے پُر زندگی اور آپ کی مستقل مزاجی کے واقعات بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”محترم قاری محمد امین صاحب مرحوم کا ایک قابل رشک وصف آپ کی اقربا پروری اور عائلی زندگی میں انتہائی مشفقانہ، حکیمانہ اور منصفانہ طرز عمل تھا جو نامساعد حالات کے اتار چڑھاؤ اور ذمہ داریوں کے عمیق اور گراں بار بوجھوں کی دو دھاری تلوار پر ایسے توازن اور حکمت کے ساتھ چلتا رہا جس نے آپ کے وجود کو کچل دینے کے باوجود انجام کار سرخرو و کامران کیا۔“

مضمون کے شروع میں خاکسار نے ذکر کیا کہ امتیاز راجیکی صاحب یادوں کے چراغ روشن کر گئے۔ انہوں نے جب کسی کی جدائی میں مضمون لکھا خون جگر سے لکھا جس کے لفظ لفظ میں راجیکی صاحب کی محبت بھی بولتی نظر آتی ہے۔ ایک اور بزرگ شاعر میر احسن اسماعیل صدیقی صاحب کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ ”ایک حادثے نے تھوڑے عرصے کے لیے اس نابغہ روزگار کی صحبت سے فیض پانے کا ایسا موقع فراہم کر دیا کہ باوجود ”رہینِ ستم ہائے روزگار“ کے اس ہستی کے خیال سے کسی لمحے کا غافل نہ رہ سکا۔“

محترم سیّد احسن اسماعیل صدیقی مرحوم گوجرہ کے رہنے والے تھے۔ گوجرہ کی گدڑی میں اس لعل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”میرے نزدیک گوجرہ آڑھتیوں کی ایک منڈی تھی جس میں بڑی توند والے سیٹھوں، رسہ گیر زمیندار وڈیروں اور محنت کش مزدوروں اور کسانوں کے علاوہ کسی شے کا پایا جانا محال تھا۔ میرے وہم و گمان کے کسی گوشے میں یہ خیال نہیں آسکتا تھا کہ یہ مقام علم و ادب، حسن و لطافت اور ذوق سلیم سے بھی کوئی علاقہ رکھ سکتا ہے۔ مگر کچھ ہی عرصہ میں یہ جان کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اس مشہور زمانہ آڑھتیوں کے شہر گوجرہ کی گدڑیوں میں شعر و سخن اور علم و معرفت کے نادر الوجود لعل چھپے ہوئے ہیں۔ بھانت بھانت کے خرید و فروخت کے شور و شر اور اناج سبزی کی بولیوں کے بیچ بیچ کچھ بہت ہی حسین جذبات کے نغمے، کچھ بہت ہی نازک احساسات کے ترانے ہلکے ہلکے مدھم

مگر واضح سروں میں اپنی لے قائم کئے ہوئے ہیں۔ باوجود شعر و سخن کے اعلیٰ ذوق سے عاری ہونے کے یہ لے انجانے میں مجھے اپنانے لگی۔ ایک باکیف یگانگت اور قربت کے احساس سے اپنی طرف کھینچنے لگی۔ تب محسوس ہوا کہ اس بستی میں کچھ بہت ہی محبت کرنے والی، کچھ بہت ہی گریہ کرنے والی ہستیاں ہیں جن کی اپنائیت پھولوں کی خوشبو کی طرح ہے، جسے لاکھ کوشش کریں پابندِ سلاسل نہیں کر سکتے۔ کوئی اس تک پہنچ پائے نہ پائے وہ خود ان تک پہنچ جائے گی۔"

اپنے محبوب اور جگری دوست ڈاکٹر صلاح الدین صاحب کی وفات پر جو مضمون سپرد قلم کیا اس کا تو رنگ ہی اور ہے۔ یہ دونوں یک جان دو قالب تھے۔ دونوں ایک دوسرے کی جان ایک دوسرے کا سہارا اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتے تھے۔ یہی وہ دو دیوانے تھے جنہوں نے امریکہ میں لنگر خانہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کی پوری تفصیل امتیاز راجیکی صاحب کے مضمون "امریکہ میں لنگر مسیح موعودؑ کے پچیس سال" میں تحریر ہے یہ مضمون الفضل انٹرنیشنل 12/اگست 2016ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ اپنے اس ندیمِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:"سوموار کی صبح دوبارہ سفر شروع کیا اور مزید چھ گھنٹے گزارنے کے بعد صلاح الدین کے گھر "چیمبرز برگ (Chambersburg)" پنسلوینیا اسٹیٹ میں پہنچا۔ لان میں ٹینٹ لگا دیا گیا تھا اور دور دور سے بیسیوں سوگوار تعزیت کے لئے موجود تھے۔ جن میں سے اکثریت ہمارے ساتھ لنگر میں کام کرنے والے ورکرز کی تھی۔ اپنے محبوب قائد، محسن استاد اور بے تکلف ساتھی کی جدائی پر دل غمزدہ اور آنکھیں اشکبار تھیں مگر اللہ تعالیٰ کی رضا پر سب راضی تھے۔ اس کی بہنیں غم کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبے ہونے کے باوجود صبر و استقامت کا پہاڑ دکھائی دے رہی تھیں۔ کوئی واویلا تھا نہ آہ و فغاں۔ اک سکوت تھا، سکون تھا اور دعا ہی دعا...

میں نے جب بہنوں سے تعزیت کی تو بڑی آپا جان نے بڑے حوصلے اور صبر سے کہا:"صلاح الدین تمہارا بڑے پیار سے ذکر کیا کرتا تھا۔ لنگر پر جو تم نے مضمون لکھا تھا، اس نے مجھے دکھایا تھا۔"

... لیکن جو مضمون اس کی وفات کے بعد لکھ رہا ہوں وہ تو یہاں کسی کو نہ دکھا سکے گا، مگر کیا معلوم خدا تعالیٰ اسے جنّت میں دکھا دے کہ اس کی خدمتوں اور محبتوں کی قدر کرنے والے کتنے بے شمار وجود ہیں۔ جو اس کے احسانوں سے صدقہ جاریہ کی طرح فیض پاکر ہمیشہ ان خوبصورت یادوں کو دل میں بسائے ہوئے ہیں۔"

مضمون کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں لکھا ہوا وہ خط بھی شامل کیا ہے۔ جس میں اپنے دوست کے حق میں دعائے خاص کی غرض سے بڑے دردمندانہ دلنشین اور دلفریب انداز میں دعا کی درخواست کی گئی۔ بقول رشید قیصرانی ؎

نکلا ہوں لفظ لفظ سے میں ڈوب ڈوب کر
یہ تیرا خط ہے یا کوئی دریا چڑھا ہوا

یہ خط جس نے بھی پڑھا ہوگا اس نے ان دیوانوں کے لیے بے اختیار دعا کی ہوگی۔ اب میں اس مضمون کی طرف آتا ہوں جو میری نظر میں ان کا شاہکار ہے اور وہ وہی مضمون ہے جس کا ذکر پہلے کر چکا ہوں "امریکہ میں لنگر مسیح موعودؑ کے 25 سال"، مضمون کا آغاز ملاحظہ فرمائیں۔

"کون جانتا تھا کہ دستر خوان کے پس خوردہ ٹکڑے کیا رنگ لائیں گے۔ کیسے کیسے خوانوں، کیسے کیسے ایوانوں، کیسے کیسے لنگروں کو جنم دیں گے۔ کسے علم تھا کہ ایک بے کس شکمِ آدم کی آگ بجھانے والے چند لقمے جہانوں کی بھوک مٹانے کا باعث بنیں گے۔ کس کا فہم و ادراک اس حقیقت کو پا سکتا تھا کہ یہ چند نوالے انسانوں کی جسمانی بھوک ہی نہیں روحانی تشنگی کی سیرابی کا باعث بھی بنیں گے۔"

امریکہ میں لنگرِ مسیح موعودؑ کے اجرا کی کہانی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"1991ء کے جلسہ کے اختتام پر ایک عجیب واقعہ رونما ہوا۔ ہم لوگ حضور انور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو الوداع کہنے کے لیے اکٹھے تھے۔ میں بھی حضور رحمہ اللہ کے بالکل پاس کھڑا تھا۔ جاتے جاتے آپ نے اچانک فرمایا آئندہ امریکہ میں لنگر چلنے چاہئیں۔ کچھ احباب اس کا جواب دینے لگے کہ حضور یہاں اجازت نہیں ملتی۔ آپ نے فرمایا: اگر تنبو، قنات میں جلسہ کی اجازت مل سکتی ہے تو لنگر بھی چل سکتا ہے۔ میرے دل میں بڑی شدت سے خیال آیا کہ جب امام وقت نے ایک حکم دے دیا ہے تو پھر کوئی دوسرا جواز کیوں؟

بغیر کسی توقف کے میرا ہاتھ کھڑا ہو گیا اور بول اٹھا: جی حضور! انشاءاللہ ضرور شروع کریں گے۔ دوسری طرف میرا عزیز دوست برادرم عزیزم ڈاکٹر صلاح الدین کھڑا تھا۔ اس نے بھی ہاتھ کھڑا کر دیا اور عہد کیا کہ انشاءاللہ لنگر کا قیام ہوگا۔"

اور پھر وہی ہوا جو جماعت کی تاریخ ہے کہ دیوانے جس کام کا ارادہ کر لیں پھر کوئی زمینی روک ان کو اس سے روک نہیں سکتی۔ آگے ایک لمبی کہانی ہے جو اس مضمون میں بیان کی گئی ہے اس تگ و دو کو مختصراً بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:"جن نامساعد حالات میں مشکلات و مصائب کے پہاڑوں پر تیشہ زنی کی اور بالآخر مسیح پاک

علیہ السلام کے ابرِ رحمت کے چشمہ کو جاری کر کے چھوڑا۔ ان کی قربانیوں اور وفاؤں کا لمحہ لمحہ زریں حروف سے رقم کرنے کے قابل ہے لیکن اگر ان کے خاموش انفرادی کارنامے لوح و قلم کی زینت نہ بھی بن پائیں تب بھی ربِّ کریم کے فضل سے امید ہے کہ وہ عرش پر قبولیت کی معراج پا چکے ہوں گے۔"

مزید لکھتے ہیں: "اس روز لنگر مسیح موعود میں جو آگ روشن ہوئی وہ ربع صدی بعد چراغ سے چراغ جلاتی ہوئی آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔"

اب ذرا ان فقرات پر غور کیجیے یہ کسی دیوانے کے قلم سے ہی نکل سکتے ہیں: "حقیقت یہ ہے کہ جلسہ کی ڈیوٹیوں اور خاص طور پر لنگر کی آگ میں جھلسنے کا مزا ہی ایسا ہے جو ایک بار اسے چکھ لیتا ہے وہ کہیں اور جانے کا نام نہیں لیتا۔"

"چاہے آگ برساتی دھوپ ہو یا تپتی دیگوں کی جھلس۔ کسی لب نے شکوہ کشائی کی۔ نہ کسی نے میدان سے پیٹھ دکھائی۔"

یہاں بے اختیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ مصرع یاد آ جاتا ہے کہ

اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار

یہ کہانی صرف امریکہ کی کہانی نہیں ہے۔ یہ ملک ملک کی کہانی ہے۔ اور ہر جگہ مسیح موعود علیہ السلام کے غلام اور دیوانے اپنے جنون سے انہونی کو ہونی کر دکھاتے ہیں لیکن یہ وہ جنون نہیں جو دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس جنون سے سراسر رحمت، آرام، سکون اور محبت ملتی ہے ہاں دیوانے خود ہر قسم کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔

امتیاز راجیکی صاحب نے جتنے مضمون لکھے، خوب لکھے آپ نے اپنی بستی کا حق بھی ادا کیا تھا، اپنی مادر علمی کا بھی۔ والدین اور اساتذہ کا حق بھی ادا کیا اور قرابت داروں اور مہمانوں کا بھی، بزرگوں کا بھی حق ادا کیا اور دوستوں کا بھی۔ آپ کی ذات کے تنوع کو دیکھ کر میں تو سراسر حیران ہوں کہ کہاں خامہ فرسائی اور کہاں خانسامائی۔ ایسی دلنشیں اور دلفریب تحریر لکھنے والا جب دیگ میں کڑچھا چلاتا ہو گا تو وہ منظر کیسا قابلِ دید ہو گا۔ افسوس کہ میں اس عظیم قلم کار اور عاجز خدمت گار کو اس حالت میں نہ دیکھ سکا۔

اسی مضمون کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "آج جب اس نے ان کی عاجزانہ محنتوں کا پھل ایک مضبوط و توانا، سدا بہار شجر تناور کی صورت میں عطا کیا تو وہ سب بھول گئے کہ اس کٹھن سفر میں انہیں کتنی مہیب گھاٹیوں کی دشت سیاحی کرنی پڑی۔ کیسی کیسی چلچلاتی دھوپوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ کن کن آگوں میں جل کر کندن ہوئے۔ اس رستے میں انہیں کتنے کانٹے چبھے۔ کیسے کیسے گھاؤ لگے اور کن کن زخموں پر نمک پاشی ہوئی۔"

پیارے بھائی امتیاز راجیکی ہم بھلا آپ کو کیسے بھلا سکتے ہیں۔ ہمیں تو جفا کے بدلے وفا کرنے کی تعلیم ہے۔ ہمیں تو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو

ہمیں تو دشمنوں سے بھی محبت و مروت سے پیش آنے کا حکم ہے اور آپ تو ہمارے بلکہ ہمارے پیاروں کے پیارے ہیں۔ ہم آپ کو اور آپ جیسے دوسرے تمام خدمت گاروں کو جو دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں کبھی نہیں بھلا سکتے۔ بھائی امتیاز راجیکی دیکھ آج تیری تحریر کے کُشتہ اور تیرے پر خلوص طعام سے کام و دہن کو سیراب کرنے والے تیرے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لیے آسمان کی طرف منہ کیے اور ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہے ہیں ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

غلام احمد کی جے

(تذکرہ، صفحہ 613)

میرے تایا جان

پیرزادہ سید منیر احمد شاہ صاحب مرحوم

سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ سلسلہ امریکہ

میں نے اپنے تایا جان سید منیر احمد شاہ صاحب مرحوم کو پہلی دفعہ ربوہ میں 1966ء میں دیکھا تھا۔ البتہ ان کا نام سننے میں ضرور آتا تھا۔ میرے اباجان سید شوکت علی اور والدہ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ مرحومہ ہر سال چنی گوٹھ اور احمد پور شرقیہ سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے چناب ایکسپریس سے ربوہ جاتے تھے۔ اور جب واپس آتے تو ہمیں ربوہ کی باتیں، جلسہ سالانہ کی باتیں اور لنگر کی روٹی کے خشک ٹکڑے بطور تبرک ملتے۔ جنہیں ہم شوق سے کھاتے کیونکہ گھر میں تذکرہ ہی اس طرح ہوتا تھا حالانکہ پتہ کچھ نہ تھا۔

میرے والدین جب بھی جلسہ پر جاتے تو تایا منیر احمد شاہ صاحب کے گھر ہی قیام کرتے۔ جلسہ کے دنوں میں ہر دو کی مہمان نوازی سننے میں آتی یعنی تایا جان اور محترم تائی امۃ الرزاق صاحبہ کی۔ بس یہی غائبانہ تعارف تھا۔ اُن دنوں کوئی اتنا آنا جانا تو ہوتا نہیں تھا۔ ہم گاؤں میں تھے اور تایا جان ربوہ میں رہتے تھے۔

بعد میں آپ نے اپنا مکان فیکٹری ایریا میں بنوایا۔

میری شادی جب ہوئی تو تائی جان اور تایا جان نے مجھے ایک بہت خوبصورت جائے نماز تحفہ میں دی۔ خاکسار نے وہ جائے نماز حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں اس درخواست کے ساتھ پیش کی کہ حضور اس پر نماز پڑھ کر متبرک کر دیں۔ چنانچہ وہ جائے نماز بھی سالہاسال خاکسار کے پاس رہی۔ الحمدللہ۔

تایا جان سید منیر احمد شاہ صاحب بہت ہمدرد سخی اور سب کی خدمت کرنے والے تھے۔ آپ 18 جنوری 2022ء بعمر 92 سال کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کچھ طب اور ڈاکٹری بھی جانتے تھے اور دیار غیر میں یہی کام اور خدمت بجالاتے تھے۔ مجھے ایک دفعہ میری خواہش پر انہوں نے چورن بنانے کا نسخہ بھی بتایا جو خاکسار نے کسی حکیم سے ادویات لے کر بنایا اور استعمال کرلیتا تھا شوقیہ!

آپ سید علی احمد شاہ مرحوم صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے تھے اور 19 فروری 1930ء کو سید علی احمد شاہ مرحوم اور غفور النساء صاحبہ مرحومہ کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ محترم خان میر خان صاحب (باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) اور محترمہ لال پری صاحبہ کے داماد تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار رہے۔ دو مرتبہ حج کرنے کی اور کئی مرتبہ عمرہ کی سعادت حصہ میں آئی۔ آپ نے لمبا عرصہ متحدہ عرب امارات کی فوج میں طبی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ جتنا عرصہ وہاں رہے جماعت سے مضبوط تعلق قائم رکھا۔ اپنے گھر کو نماز سینٹر بنائے رکھا۔ کینیڈا میں بھی اپنے گھر کو نماز سینٹر کے لئے پیش کیا۔ اور اس کے علاوہ کینیڈا جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ نیشنل مجلس انصار اللہ میں ایڈیشنل قائد مال اور قضاء کینیڈا میں بطور حکم خدمت کی توفیق عطا ہوئی اور کینیڈا کے دو ہسپتالوں میں اپنی طبی خدمات بلا معاوضہ پیش کیں۔ محترم امیر صاحب کینیڈا نے فون پر تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہمیشہ جماعت کی بہتری کے لئے مفید مشورے دیتے۔ نیکی اور بھلائی ان کا نمایاں وصف تھا۔

جب آپ کینیڈا آکر آباد ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا ہوتا تو میں اور میرے اباجان میری ساری فیملی آپ ہی کے ہاں آکر جلسہ سالانہ کے دنوں میں آپ کی مہمان نوازی سے استفادہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہماری تائی جان امۃ الرزاق صاحبہ کو بہت جزائے خیر دے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

ایک دفعہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کینیڈا جلسہ کے لئے تشریف لائے تو پیس ولیج میں گلیوں میں سے گزر رہے تھے اور سب اہالیان پیس ولج نے گھروں کو سجایا ہوا بھی تھا اور حضور انور کا گھروں سے نکل کر

اپنے اپنے گھر کے سامنے آپ کا استقبال کر رہے تھے۔ خاکسار بھی اپنی بڑی پوتی سیدہ صباحت کو گود میں لئے استقبال کے لئے کھڑا تھا۔ حضور نے ازراہ شفقت فرمایا کن کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہو۔ خاکسار نے بتایا کہ اپنے تایا جان سید منیر احمد شاہ صاحب کے گھر۔ الحمد للہ۔

آپ کو خلافت سے بے پناہ عشق تھا۔ تادم وفات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خطوط لکھتے رہے۔ آپ کی تحریر نہایت خوش خط تھی جس کا ذکر بڑی خوشنودی سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی بیٹی محترمہ امۃ الباسط شیخ صاحبہ سے جرمنی میں دوران ملاقات فرمایا۔

آپ خوش خط ہونے کے ساتھ ساتھ مؤثر مضمون نگاری اور شاعرانہ مزاج رکھتے تھے۔ بلکہ روزمرہ کی گفتگو میں بھی اشعار استعمال کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کی اعلیٰ مثال اس وقت قائم کی جب جرمنی میں اپنے جوان بیٹے سید زاہد منیر کی اچانک وفات ہوئی اس صدمہ کو بھی کمال خوبی سے برداشت کیا۔ ساری زندگی دور ونزدیک ہر رشتہ دار سے محبت کا تعلق رکھا۔ رشتوں کو محبت و پیار اور خلوص سے نبھانے کا وصف رکھتے تھے۔ اپنے داماد (شیخ نعیم اللہ جرمنی) کو اپنی دامادی میں لینے کے بعد سے آخری سانس تک اپنا بڑا بیٹا اور ہمدرد دوست بنا کر اس رشتہ کی خوب آبیاری کی۔ خوش اخلاق، خوش مزاج، خوش گفتار، خوش لباس تھے۔ سارے اوصاف آپ میں نمایاں تھے۔

غرباء اور یتیموں کے ہمدرد تھے ہمیشہ ان کی مدد کرنے کو کوشاں رہتے۔ ربوہ میں اپنی بھانجی محترمہ ناصرہ افغانی صاحبہ کے پاس ایک خطیر رقم رکھوائی اور تاکید کی کہ میری زندگی میں اور میرے بعد بھی اس سلسلہ کو اس طرح جاری رکھا جائے۔ اور اپنی ساری اولاد کو بھی غرباء کا خاص خیال رکھنے کی تلقین ان کی آخری نصائح میں سے تھی۔

آپ نے اہلیہ محترمہ امۃ الرزاق صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے سید شاہد منیر اور سید طاہر منیر ایک بیٹی امۃ الباسط شیخ اہلیہ نعیم اللہ شیخ کے اور متعدد پوتے، پوتیاں، نواسے نواسیاں پڑنواسہ، پڑنواسی سوگوار چھوڑے ہیں۔

خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے رحمت و مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی نیکیوں کو اپنانے اور جاری رکھنے کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

آپ کی اہلیہ امۃ الرزاق صاحبہ (تائی جان) اور آپ کی ساری اولاد کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل دے اور ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی بھی توفیق دے۔ آمین۔

قوّام

آمنہ نور

بچپن سے سنتی آئی ہوں کہ مرد عورتوں پر نگران ہے اور عموماً معنی جو لوگ سمجھتے ہیں یا میں سمجھتی تھی وہ کسی حد تک غلط یا مکمل معنی نہیں ہیں۔ مرد قوّام ہے اور نگران ہے اس کی بنا پر یہی سمجھتی آئی اور پاکستانی ماحول میں پلنے کی وجہ سے یہی ارد گرد معاشرے میں دیکھا کہ مرد بطور قوّام جو چاہے کر سکتا ہے۔ بطور قوّام وہ بلا ضرورت حکم چلا سکتا ہے، ذرا ذرا سی بات پر جھڑک سکتا ہے اور بعض اوقات ہاتھ بھی اٹھا سکتا ہے۔ یہ سب دیکھ کر مجھے لگا کہ قوّام کا مطلب یہی ہے، لیکن بڑے ہو کر جماعت کی کتب کا مطالعہ کر کے اور پیارے حضور کے خطبات سن کر یہ سمجھ آیا ہے کہ ساری زندگی میں قوّام کے آدھے ادھورے معنی جان پائی۔

اب دیکھتے ہیں کہ قوّام کے معنی کیا ہیں۔ قوّام / قوّامون اصل میں قامہ سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "کھڑا ہوا"۔ قامہ علیہ معنی اس نے انکا / اسکا خیال کیا۔ قامہ علی المرأۃ معنی اس نے عورت کی ضروریات کا خیال کیا، اس کی حفاظت کی اور اس کا سرپرست / والی بنا۔ پس قوّام کے اصل معنی ہیں وہ شخص جو بخوبی کام انجام دے اور اس قابل ہو کہ نظام چلائے اور گھر والوں کی اخلاقی، اصلاحی، دینی اور مالی ضروریات پوری کرے۔ (مفہوم از Islam on Marital Rights by Maulana Sheikh Mubarak Ahmad Sahib pg10-11)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ قوّام کی اس طرح وضاحت فرماتے ہیں:

"سب سے پہلے تو لفظ قوّام کو دیکھتے ہیں۔ قوّام کہتے ہیں ایسی ذات کو جو اصلاح احوال کرنے والی ہو، جو درست کرنے والی ہو، جو ٹیڑھے پن اور کجی کو صاف سیدھا کرنے والی ہو۔ چنانچہ قوّام اصلاح معاشرہ کے لئے ذمہ دار شخص کو کہا جائے گا۔ پس قوّامون کا حقیقی معنی یہ ہے کہ عورتوں کی اصلاحِ معاشرہ کی اول ذمہ داری مرد پر ہوتی ہے۔ اگر عورتوں کا معاشرہ بگڑنا شروع ہو جائے، ان میں کج روی پیدا ہو جائے، ان میں ایسی آزادیوں کی رو چل پڑے جو ان کے عائلی نظام کو تباہ کرنے والی ہو۔ یعنی گھریلو نظام کو تباہ کرنے والی ہو، میاں بیوی کے تعلقات کو خراب کرنے والی ہو، تو عورت پر دوش دینے سے پہلے مرد اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان کو نگران مقرر فرمایا تھا۔ معلوم ہوتا ہے انہوں نے اپنی بعض ذمہ داریاں اس سلسلہ میں ادا نہیں کیں۔" (خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان۔ یکم اگست 1987ء، عائلی مسائل اور ان کا حل صفحہ 82-83)

اب ایک سوال جو کہ بہتوں کے دماغ میں آتا ہو گا کہ مرد ہی کو کیوں قوّام بنایا گیا۔ قرآن کریم کی سورۃ النساء آیت 35 میں ہے:

"یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر خرچ کرتے ہیں۔" (عائلی مسائل اور ان کا حل صفحہ 72)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ ان پر کسی قسم کا ظلم کیا گیا ہے کیونکہ مرد پر بھی اس کے بہت سے حقوق رکھے گئے ہیں۔ بلکہ عورتوں کو تو گویا بالکل کرسی پر بٹھا دیا گیا ہے اور مرد کو کہا ہے کہ ان کی خبر گیری کر۔ اس کا تمام کپڑا کھانا اور تمام ضروریات مرد کے ذمہ ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 30 ایڈیشن 2010)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت میں مردوں کی فضیلت کی وجہ یہ بتائی ہے بما فضل اللہ کیونکہ مردوں کو خدا نے اس قسم کی لیاقتیں اور مواقع بخشے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کی تشریح میں فرمایا مرد کو اللہ نے قوّام بنایا ہے اس کی دو وجوہات بیان ہوئی ہیں۔ اس کی دماغی اور جسمانی قویٰ کی مضبوطی اور اس کی روزی کمانے کی ذمہ داری۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا: "بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ (النساء: 35) میں خدا تعالیٰ نے جو بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر تخلیق میں کچھ خلقی فضیلتیں ایسی رکھی ہیں جو دوسری تخلیق میں نہیں ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت ہے۔ قوّام کے لحاظ سے مرد کی ایک فضیلت کا اس میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ ہرگز یہ مراد نہیں کہ مرد کو ہر پہلو سے عورت پر فضیلت حاصل ہے۔" (از خطاب فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان۔ یکم اگست 1987ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"حقوق کے لحاظ سے دونوں کے حقوق ایک جیسے ہیں۔ اس لئے مرد یہ کہے کہ میں قوّام ہوں اس لئے میرے حقوق زیادہ ہیں زیادہ حقوق کا حق دار نہیں بن جاتا ہے۔ جس طرح عورت مرد کے تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ دار ہے اسی طرح مرد بھی عورت کے تمام فرائض ادا کرنے کا ذمہ دار ہے"۔ (جلسہ سالانہ یوکے خطاب از مستورات فرمودہ 31 جولائی 2004ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خَیْرُ کُمْ خَیْرُ کُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ 403)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (النساء:35) کہہ کر مردوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ تمہیں جو اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی بھلائی کا کام سپرد کیا ہے تم نے اس فرض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔ اس لئے اگر عورتوں میں بعض برائیاں پیدا ہوئی ہیں تو تمہاری نااہلی کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ پھر عورتیں بھی اس بات کو تسلیم کرتی ہیں، اب بھی، اس مغربی معاشرے میں بھی، اس بات کو تسلیم کیا جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں میں بھی، کہ عورت کو صنف نازک کہا جاتا ہے۔ تو خود تو کہہ دیتے ہیں کہ عورتیں نازک ہیں۔ عورتیں خود بھی تسلیم کرتی ہیں کہ بعض اعضاء جو ہیں، بعض قویٰ جو ہیں مردوں سے کمزور ہوتے ہیں، مرد کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اس معاشرے میں بھی کھیلوں میں عورتوں مردوں کی علیحدہ علیحدہ ٹیمیں بنائی جاتی ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا کہ میں تخلیق کرنے والا ہوں اور مجھے پتہ ہے کہ میں نے کیا بناوٹ بنائی ہوئی ہے مرد اور عورت کی اور اس فرق کی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے تو تمہیں اعتراض ہو جاتا ہے کہ دیکھو جی اسلام نے مرد کو عورت پر فضیلت دے دی۔ عورتوں کو تو خوش ہونا چاہئے کہ یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مرد پر زیادہ ذمّہ داری ڈال دی ہے اس لحاظ سے بھی کہ اگر گھریلو چھوٹے چھوٹے معاملات میں عورت اور مرد کی چھوٹی چھوٹی چپقلشیں ہو جاتی ہیں، ناچاقیاں ہو جاتی ہیں تو مرد کو کہا کہ کیونکہ تمہارے قویٰ مضبوط ہیں، تم قوّام ہو، تمہارے اعصاب مضبوط ہیں اس لئے تم زیادہ حوصلہ دکھاؤ اور معاملے کو حوصلے سے اس طرح حل کرو کہ یہ ناچاقی بڑھتے بڑھتے کسی بڑی لڑائی تک نہ پہنچ جائے اور پھر طلاقوں اور عدالتوں تک نوبت نہ آجائے۔ پھر گھر کے اخراجات کی ذمہ داری بھی مرد پر ڈالی گئی ہے۔ (جلسہ سالانہ یوکے خطاب از مستورات فرمودہ 31 جولائی 2004ء) (عائلی مسائل اور ان کا حل صفحہ 83)

ایک بیوی اور ماں ہونے کے باعث مجھے لگتا ہے کہ ایک عورت اور ماں کے اوپر ویسے ہی گھر اور بچوں کی تربیت کی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے اور اگر وہ باہر کی بھی ذمہ داری اٹھائے گی تو پھر اس کے لیے بہت مشکل ہو جائے گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے میں بہت حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو قوّام بنایا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورت بھی کبھی قوّام ہو سکتی ہے اور اگر ہاں تو کن صورتوں میں؟ عورت بالکل قوّام ہو سکتی ہے اگر خدانخواستہ اس کا خاوند انتقال کر چکا ہے یا پھر خاوند سے علیحدگی ہو گئی ہو یا پھر بہت بیمار یا معذور ہو اور کام کرنے کے قابل نہ ہو اور آخری صورت میں جیسے پیارے حضور نے فرمایا گھر میں بیٹھا رہے اور کام نہ کرے اور کسی صورت میں بھی اپنے قوّام ہونے کی ذمہ داری نہ اٹھائے۔ مثلاً دینی، اصلاحی اور دنیاوی تو عورت کو مجبوراً قوّام ہونے کی ذمہ داری اٹھانی پڑتی ہے جو کہ عورت کے لئے مشکل ہو گی چونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے جو کہ بچوں کی تربیت ہے۔ اگلی نسل اسی کی تربیت پر منحصر ہے اور اگر وہ قوّام کی بھی ذمہ داری اٹھائے گی تو اس کے لئے تھوڑا مشکل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام مردوں اور عورتوں کو ان کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ذمہ داریاں اسلامی طریق پر پوری کرنے والا بنائے اور ہمارے گھروں کو جنت کا نمونہ بنائے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

"یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ ابتلاء کے ہر دور کے بعد جماعت نے پہلے سے مختلف نظارہ دیکھا۔ دشمنوں کی جھوٹی خوشیاں پامال کی گئیں اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے نیا استحکام بخشا، نئی تمکنت عطا فرمائی، نئے ولولے بخشے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احباب جماعت کے دلوں میں نئی امنگیں ڈالی گئیں اور وہ نئی منزلوں کی طرف پہلے سے زیادہ تیز قدموں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ یہ ایک ایسی تقدیر ہے جو ہر دور میں اسی طرح ظاہر ہوئی ہے اور ہمیشہ اسی طرح ظاہر ہوتی رہے گی۔ کوئی نہیں جو اس خدائی تقدیر کو بدل سکے۔" (مشعل راہ جلد سوم ص 3)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشم آریہ
- ☐ شحنۂِ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دوحصّے
- ☐ اتمام الحُجّۃ
- ☐ سِرُّالخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءالحق
- ☐ نورُالقرآن دوحصّے
- ☐ معیارُالمذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بَچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجَّةُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُالمسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہبُ الرحمان
- ☐ نسیمِ دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2022ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم جنوری۔ہفتہ	نئے سال کا پہلا دن	وفاقی تعطیل	
۸۔۹ جنوری، ہفتہ اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو اور منصوبے	لوکل، تنظیمیں	جماعت
۹ جنوری، اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	تربیت ویبینار(Webinar)	
۱۴۔۱۶ جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	تنظیمیں، نیشنل	ڈیلس، ٹیکس
۱۵۔۱۶ جنوری، ہفتہ۔اتوار	خدام الاحمدیہ ناظمین اطفال ریفریشر کورس	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۷ جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
۲۳ جنوری، ہفتہ ۶ تا ۸ شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۵۔۶ فروری، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳ فروری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۲۔۱۳ فروری، ہفتہ اتوار	دوسرا ریفریشر کورس، دارالقضاء امریکہ	قضاء، امریکہ	مسجد بیت الرحمٰن
۲۰ فروری، اتوار	مصلح موعود ڈے	لوکل	جماعت
۲۱ فروری، پیر	پریذیڈنٹ ڈے(President Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۵۔۶ مارچ، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۱۔۱۳ مارچ، ہفتہ اتوار	ہیومینٹی فرسٹ، کانفرنس(HF Conf)	ہیومینٹی فرسٹ، امریکہ	ہیوسٹن، ٹیکس
۱۳ مارچ اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۰ مارچ اتوار	مسیح موعود ڈے	لوکل	جماعت
۲۵ تا ۲۷ مارچ، ہفتہ تا اتوار	لجنہ مینٹرنگ(Mentoring) میٹنگ	تنظیمیں، نیشنل	اٹلانٹا، جارجیہ
۲۶ مارچ، ہفتہ	نیشنل طاہر اکیڈمی میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
۲۔۳ اپریل، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۳ اپریل تا یکم مئی	رمضان	نیشنل جماعت	
۱۰ اپریل، اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲ مئی، پیر	عید الفطر	نیشنل جماعت	
۷۔۸ مئی، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۸ مئی اتوار، ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۵ مئی اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰ تا ۸:۳۰ رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
۲۲ مئی اتوار	خلافت ڈے	لوکل	جماعت
۲۷ مئی جمعہ	الیکشن نیشنل آفس ہولڈر، یو ایس اے	نمائندہ خلیفۃ المسیح	مسجد بیت الرحمٰن
۲۸۔۲۹ مئی، ہفتہ اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	نیشنل جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن
۳۰ مئی پیر	میموریل ڈے(Memorial Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۴۔۵ جون، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
۱۲جون،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۷تا۱۹جون،جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ (عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	ہیرس برگ، پینسلوینیا
۲۵۔۲۶جون،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۲۔۳جولائی،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۲۔۴جولائی،ہفتہ تاپیر	آزادی کادن	تین دن وفاقی تعطیل	
۹جولائی،ہفتہ	عید الاضحیہ	نیشنل جماعت	
۱۰جولائی،اتوار	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۵تا۱۷جولائی،ہفتہ اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نیشنل اجتماع	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۲۳جولائی ۶تا۸شام	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۲۹۔۳۱جولائی،جمعہ تااتوار	پریذیڈنٹ نیشنل ریفریشر کورس	نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
۶۔۷اگست،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳۔۱۴اگست،ہفتہ اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	لوکل	جماعت
۱۴اگست،اتوار ۵ بجے شام	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۳۔۵ستمبر،ہفتہ اتوار	لیبر ڈے(Labor Day)	تین دن وفاقی تعطیل	
۱۰۔۱۱ستمبر،ہفتہ اتوار	خدام الاحمدیہ امریکہ شوریٰ	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۶ستمبر،جمعہ	نیشنل تربیت میٹنگ	نیشنل تربیت	مسجد بیت الرحمٰن
۱۶۔۱۸ستمبر،جمعہ تااتوار	انصار شوریٰ اور نیشنل اجتماع	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
۱۸ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، ۷:۳۰تا۸:۳۰رات	نیشنل اشاعت	ویبینار(Webinar)
۲۴ستمبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ، عورتوں کے اسلام میں حقوق	تنظیمیں، نیشنل	مسجد بیت الرحمٰن
یکم اکتوبر،ہفتہ	لجنہ امریکہ، صد سالہ تقریبات	تنظیمیں، نیشنل	بذریعہ زوم(Zoom)
یکم،۲اکتوبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۹اکتوبر ہفتہ	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۱۰اکتوبر،پیر	کولمبس ڈے	تین دن وفاقی تعطیل	
۲۱تا۲۳اکتوبر،جمعہ تااتوار	مجلس شوریٰ لجنہ اماء اللہ امریکہ	تنظیمیں، نیشنل	بذریعہ زوم(zoom)
۲۲اکتوبر،ہفتہ شام ۶تا۸	ایک دوسرے کے لباس	نیشنل رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
۵۔۶نومبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۳نومبر،اتوار شام ۵ بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۴تا۲۷نومبر	تھینکس گونگ(Thanks Giving)	تین دن وفاقی تعطیل	
۳۔۴دسمبر،ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
۱۱دسمبر،شا،۵بجے	نیشنل تربیت ویبینار(Webinar)	نیشنل تربیت	ویبینار(Webinar)
۲۳تا۲۵دسمبر جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (عارضی تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
۲۵دسمبر،اتوار	کرسمس ڈے	وفاقی تعطیل	

وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا ۔ یعنی انسان کامل کو ۔ وہ ملائک میں نہیں تھا ۔ نجوم میں نہیں تھا ۔ قمر میں نہیں تھا ۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا ۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا ۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا ۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا ۔ صرف انسان میں تھا ۔ یعنی انسان کامل میں ۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سید الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)